مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ کراچی

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی جریدہ

جلد نمبر ۴ شمارہ نمبر ۲۲

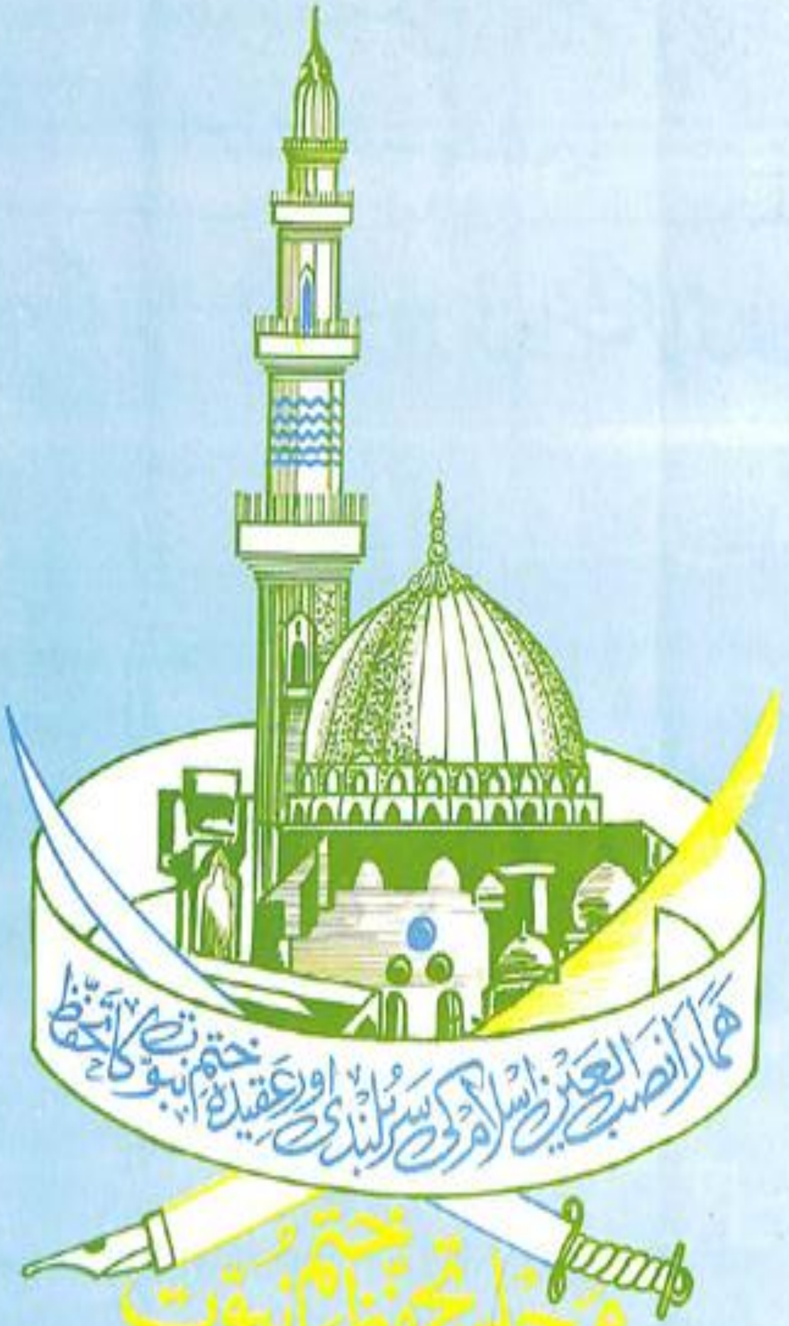

آج کے دور میں
ہر گھر کی ضرورت

چینی کے برتن

ہم
نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی (پورسلین) کے اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں
استعمال میں اعلیٰ — چلنے میں دیرپا
ایک بار آزمائیے

دادا بھائی سرامک انڈسٹریز لمیٹڈ ۲۵/بی سائٹ کراچی فون ۲۹۱۴۳۹

خالص اور سفید — صاف و شفاف

شکر (چینی)

باوانی شوگر ملز لمیٹڈ

پتہ
حبیب اسکوائر ایم اے جناح روڈ (بندر روڈ)
کراچی

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

کراچی

جلد نمبر ۴ شمارہ نمبر ۲۲

یکم ربیع الاول تا ۷ ربیع الاول ۱۴۰۶ھ

بطابق

۱۵ نومبر تا ۲۱ نومبر ۱۹۸۵ء

اس شمارے میں

۱	خصائل نبویؐ	۳
۲	اداریہ	۵
۳	خدا کی قدرت اور مرزا قادیانی	۸
۴	دورہ متحدہ عرب امارات	۹
۵	مدعیانِ نبوت	۱۱
۶	مسئلہ ختم نبوت	۱۲
۷	خطرناک سازش	۱۳
۸	معرکہ مصر	۱۹
۹	آپ کے مسائل	۲۱
۱۰	بزم ختم نبوت	۲۲
۱۱	نئی مطبوعات	۲۳
۱۲	اخبار ختم نبوت	۲۵

زیرِ سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلسِ ادارت

مفتی احمد الرحمان — مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا بدیع الزمان — ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مولانا منظور احمد الحسینی

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

شعبۂ کتابت

محمد عبدالستار واحدی، امجد محمود

بدلِ اشتراک

سالانہ -/۷۰ روپے — ششماہی -/۴۰ روپے

سہ ماہی -/۲۰ روپے — فی پرچہ -/۲ روپے

رابطۂ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۷۱۱۹۶۱

اندرونِ ملک نمائندے

اسلام آباد	عبدالرؤف جتوئی	پشاور	نورالحق نور
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب	مانسہرہ/ہزارہ	سید منظور احمد آسی
ربوہ	ملک کریم بخش	ڈیرہ اسمٰعیل خان	ایم شعیب گنگوہی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد	کوئٹہ	نذیر تونسوی
سرگودھا	ایم اکرم طوفانی	حیدرآباد سندھ	نذیر بلوچ
ملتان	عطاء الرحمان	کنری	ایم عبدالواحد
بہاولپور	ذبیح فاروقی	سکھر	ایچ غلام محمد
لیہ/کروڑ	حافظ خلیل احمد رانا	ٹنڈو آدم	حماد اللہ عرف ولی اللہ

بدلِ اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب، کویت، اومان، شارجہ، دوبئی	۲۱۰ روپے
اردن اور شام	۲۲۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۴۰ روپے
افریقہ	۳۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

بیرونِ ملک نمائندے

کینیڈا	آفتاب احمد	ناروے	غلام رسول
ٹرینیڈاڈ	اسمٰعیل ناخدا	افریقہ	محمد زبیر افریقی
برطانیہ	محمد اقبال	ماریشس	ایم اخلاص احمد
اسپین	راجہ حبیب الرحمٰن	ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ
ڈنمارک	محمد ادریس	بنگلہ دیش	محی الدین خان

عبدالرحمان یعقوب باوا نے کلیم الحسن نقوی انجمن پریس سے چھپوا کر ۲۰/سی سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی سے شائع کیا۔

خصائل نبوی ﷺ

تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کا عفو ودرگذر اور حلم وبردباری

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ تعالیٰ

حدثنا محمد بن بشار حدثنا عبدالرحمٰن بن مہدی حدثنا سفیٰن عن محمد بن المنکدر قال سمعت جابر بن عبداللہ یقول ما سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا قط فقال لا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی شخص کے کوئی چیز مانگنے پر انکار نہیں فرمایا۔

فائدہ اگر اس وقت موجود ہوتے تو عطا فرمادیتے ورنہ دوسرے وقت کا وعدہ فرمالیتے۔ یا اس کے حق میں دعا فرماتے کہ حق تعالیٰ شانہٗ اس کو کسی اور طریقے سے عطا فرمائیں۔

حدثنا عبداللہ بن عمران ابوالقاسم القرشی المکی حدثنا ابراھیم ابن سعد عن ابن شہاب عن عبیداللہ عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجود الناس بالخیر وکان اجود ما یکون فی شہر رمضان حتی ینسلخ فیاتیہ جبریل فیعرض علیہ القرآن فاذا لقیہ جبریل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجود بالخیر من الریح المرسلۃ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اول تو تمام لوگوں سے ہر وقت ہی سخی تھے (کہ کوئی بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت کا مقابلہ نہیں کرسکتا تھا۔ کہ خود فقیرانہ زندگی بسر کرتے تھے اور عطاؤں میں بادشاہوں کو شرمندہ کرتے تھے۔ نہایت سخت احتیاج کی حالت میں ایک عورت نے چادر پیش کی اور سخت ضرورت کے درجہ میں پہنی۔ جب ہی ایک شخص نے مانگ لی اس کو مرحمت فرمادی۔ قرض لے کر ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرنا اور قرض خواہ کے سخت تقاضے کے وقت کہیں سے کچھ آگیا اور ادا قرض کے بعد بچ گیا تو اتنے وہ تقسیم نہ ہوجائے گھر نہ جانا۔ ایسے مشہور واقعات اتنی کثرت سے ہیں کہ ان کا احاطہ ہو ہی نہیں سکتا) بالخصوص رمضان المبارک میں تمام مہینے اخیر تک بہت ہی فیاض رہتے (کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فیاضی بھی اس مہینہ کی فیاضی کے برابر نہ ہوتی تھی) اور اس مہینہ میں بھی جس وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لاکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کلام اللہ شریف سناتے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی اور نفع پہنچانے میں تیز بارش لانے والی ہوا سے بھی زیادہ سخاوت فرماتے تھے۔

فائدہ اس ہوا کے ساتھ تشبیہ تیزی اور سرعت میں ہے کہ ہوا اس قدر تیز نہیں چلتی جتنی تیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت چلتی تھی، یا نفع کے عام ہونے میں ہے کہ بارش کا نفع اس قدر عام اور سب کو شامل نہیں ہوتا جتنی عام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت تھی۔ بارش کے ساتھ تشبیہ صورت کے اعتبار سے ہے ورنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بارش سے کیا نسبت کہ یہ صرف مادی چیزوں کو اگانے والی ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارش ظاہرہ و باطنہ ضروریات دنیویہ اور دینیہ کو پورا کرنے والی تھی یہ زمین کو زندہ کرتی ہے۔ وہ دلوں کو زندہ کرتی تھی۔ ترمذی کی روایت سے نقل کیا گیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرتبہ نوے ہزار درہم جس کے تقریباً ۲۰،۰۰۰ بیس ہزار روپیہ سے زیادہ ہوتے ہیں کہیں سے آگئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوریے پر ڈلوادیئے اور وہیں پڑے پڑے سب تقسیم کرا دیئے۔ ختم ہونے کے بعد ایک سائل آیا جس کا قصہ تیسری حدیث میں حدیث ۱۳ کے ذیل میں آرہا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس تو کچھ رہا نہیں تو کسی سے میرے نام سے

باقی صفحہ ۳۶ پر

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

قادیانیوں کے حق میں اقوام متحدہ کی قرارداد

اور

ڈاکٹر محبوب الحق کا بیان

وفاقی وزیر خزانہ جناب ڈاکٹر محبوب الحق صاحب نے قومی اسمبلی میں قادیانی سرکاری عہدیداروں کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ سرکاری عہدے مذہب کی بنیاد پر نہیں۔ بلکہ لیاقت کی بنیاد پر دیئے جاتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جنیوا میں پاکستان کے قادیانی سفیر کی کارکردگی لائق اطمینان ہے، ڈاکٹر محبوب الحق صاحب کے اس بیان کے ساتھ بی بی سی کی مندرجہ ذیل خبر بھی ملاحظہ فرمائیے:

"اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے اس ذیلی کمیشن نے، جس کا تعلق اقلیتوں کے خلاف امتیاز کی روک تھام اور ان کے تحفظ سے ہے۔ پاکستان میں اس کے اقلیتی احمدی فرقے کے ساتھ ہونے والے سلوک کی پہلی مرتبہ مذمت کی ہے، جنیوا میں اس کمیشن کا ۳۸ واں اجلاس اب ختم ہونے کو ہے۔ اقوام متحدہ کا انسانی حقوق کا کمیشن اب حکومت پاکستان سے درخواست کرے گا۔ کہ وہ اس قانون کو واپس لے جو بقول اس کے احمدی جماعت کے خلاف امتیازی کارروائی کے مترادف ہے،

جنیوا سے گارڈن ایڈن کا مراسلہ:

قرارداد میں مارشل لاء کے ضابطہ ۲۰ کو منسوخ کرنے کو کہا گیا ہے۔ جسے گزشتہ سال اپریل میں منظور کیا گیا تھا۔ اور جس کی بنا پر، جیسا کہ احمدی دعوے کرتے ہیں۔ ان کے مذہب کی آزادی کا حق مجروح ہوتا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ بڑے پیمانے پر حمایت حاصل کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن ۳۰ مسلمان ممالک، اردن، مراکش اور بنگلہ دیش جیسے ملکوں سے تعلق رکھنے والے انسانی حقوق کے ماہرین نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا اور پاکستان کے حق میں صرف چین اور رومانیہ نے ووٹ دیا۔

پاکستانی حکومت کے پروگرام میں اسلامی نظام کے نفاذ کو بڑی اہمیت حاصل ہے، پاکستان میں اس وقت جو قانون رائج ہے۔ اس کی رو سے احمدی اپنی عبادت گاہ کو مسجد قرار نہیں دے سکتے۔ اور نہ ان کو مسلمان مانا جا سکتا ہے۔

اس قرارداد میں، جسے بعض ممالک کی حمایت حاصل ہے۔ جن میں برطانیہ اور کنیڈا بھی شامل ہے۔ مارشل لاء کے ضابطہ ۲۰ پر سخت تشویش کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور اسے آزادی فکر، آزادی اظہار ضمیر اور مذہب کی آزادی کے خلاف قرار دیا گیا ہے۔ قرارداد میں اندیشہ ظاہر کیا گیا ہے کہ پاکستان سے بڑی تعداد میں احمدیوں کے ملک چھوڑ کر چلے جانے کا ڈر ہے۔

انسانی حقوق کے بارے میں اقوام متحدہ کا کمیشن اب پاکستان سے کہے گا۔ کہ وہ اس ضابطے کو منسوخ کر دے اور اپنے تمام شہریوں کے بنیادی انسانی حقوق بحال کرے۔ جن کو اس آرڈیننس کی وجہ سے خطرہ لاحق ہے۔ اس بات کو

جنیوا میں احمدیوں کی کامیابی سمجھا جا رہا ہے۔ ڈیلیگیشن کے سامنے ان کی شہادتوں نے یہ قرار داد پیش کرنے والوں کو متاثر کیا ہے۔

یہ خبر ہمارے لیے غور و فکر کے بہت سے پہلو رکھتی ہے۔ سب سے پہلے تو یہ کہ جنیوا میں پاکستان کا سفیر، جو ہماری بدقسمتی سے قادیانی ہے، وہ پاکستان اور حکومت پاکستان کی نمائندگی نہیں کرتا۔ بلکہ وہ اپنے مذہبی پیشوا مرزا طاہر کی نمائندگی کرتا ہے، اس لیے اسے "سفیر پاکستان" کی بجائے "قادیانیت کا سفیر" کہنا زیادہ موزوں ہوگا۔ اور اسی سے ہمارے وزیر خزانہ ڈاکٹر محبوب الحق صاحب کے اس بیان کا طمع بھی اتر جاتا ہے کہ جنیوا میں پاکستان کا سفیر اگرچہ قادیانی ہے۔ مگر اس کی کارکردگی بڑی شاندار اور لائق اعتماد ہے۔ اگر بیرونی دنیا میں پاکستان کو بدنام کرنا اور اس کے آئین و قانون کی دھجیاں بکھیرنے کی کوشش کرنا قادیانی سفیر کی بہترین کارکردگی ہے تو اس کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے کہ

؎ کار طفلاں تمام خواہد شد

ہمیں قادیانی سفیر سے بڑھ کر اپنے وزیر باتدبیر ڈاکٹر محبوب الحق صاحب سے شکایت ہے کہ وہ پاکستان کے خبیث ترین دشمن قادیانیوں کی طرف سے وکیل صفائی کا فریضہ کیوں انجام دینے لگے؟ بظاہر اس کی دو ہی وجہیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو وزیر موصوف ایسے بھولے بھالے اور سادہ لوح ہیں کہ وہ ملک کے دوست اور دشمن، غدار اور وفادار کے درمیان تمیز کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے یا ان کا اپنا عقیدہ و عمل مشکوک ہے۔ اور وہ قادیانیوں کے ساتھ قلبی ربط اور ذہنی وابستگی رکھتے ہیں۔ ورنہ جو شخص قادیانیوں کے مکروہ عقائد اور اسلام اور ملک و ملت کے خلاف ان کے خفی و جلی عزائم سے کچھ بھی واقفیت رکھتا ہو۔ اس سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ قادیانی غداروں کی طرف سے وکیل صفائی کا کردار بھی ادا کر سکتا ہے۔ بہرحال قوم کو ڈاکٹر محبوب الحق صاحب کے اس بیان کے پس منظر میں گہری نظر سے مطالعہ کرنا چاہیے۔ اور جناب صدر مملکت اور عزت مآب وزیر اعظم سے مطالبہ کرنا چاہیے کہ نہ صرف جنیوا میں متعین قادیانی سفیر کے خلاف کارروائی کی جائے۔ بلکہ ڈاکٹر محبوب الحق صاحب کے بیان کا محاسبہ بھی کیا جائے۔

اس خبر سے نقاش پاکستان علامہ اقبال مرحوم کے اس قول کی ایک بار پھر تصدیق ہو جاتی ہے کہ "قادیانی، اسلام اور وطن دونوں کے غدار ہیں"۔ ان کی اسلام دشمنی تو اسی سے ظاہر ہے کہ انہوں نے دجال اعور مرزا غلام احمد قادیانی کو نعوذ باللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسند نبوت پر بٹھا کر اس کے نام کا کلمہ پڑھنا شروع کر دیا۔ چنانچہ مرزا قادیانی اپنے پمفلٹ "ایک غلطی کا ازالہ" میں لکھتا ہے۔ کہ آیت کریمہ "محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم" کا مصداق وہ خود ہے۔ اور اس آیت میں "محمد رسول اللہ" کا نام اس کو دیا گیا ہے (نعوذ باللہ) اور اس کا بیٹا مرزا بشیر احمد لکھتا ہے:

"مسیح موعود (مرزا غلام قادیانی) خود "محمد رسول اللہ" ہے، جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے اس لیے ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔"
(کلمۃ الفصل صہ ۱۵۸)

"جس طرح حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کا کلمہ منسوخ ہو چکا ہے اسی طرح قادیانیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمہ کو منسوخ قرار دے کر اعلان کیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے والے جب مرزا قادیانی پر ایمان نہ لائیں تو وہ مسلمان نہیں ہو سکتے چنانچہ مرزا بشیر احمد لکھتا ہے:

"ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمدؐ کو نہیں مانتا یا محمدؐ کو مانتا ہے پر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے"۔
(کلمۃ الفصل صہ ۱۱۰)

اور مرزا محمود احمد لکھتا ہے:

"کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے، خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں"

(آئینہ صداقت صہ ۳۵)

اس سے بڑھ کر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے غداری کیا ہوگی کہ ایک دجال وکذاب کو محمد رسول اللہ کی گدی پر بیٹھایا جائے۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمہ کو منسوخ کرکے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری امت کو بیک جنبش قلم کافر قرار دیدیا جائے۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے الگ ایک کراسود ہندی مرزا قادیانی کی امت تیار کی جائے۔

قادیانیوں کی ملک وملت سے دشمنی اس سے ظاہر ہے کہ وہ برطانوی طاغوت کے لیے اسلامی ممالک کی اور ہندوستانی مسلمانوں کی جاسوسی کرتے رہے۔ ۱۹۱۸ء میں جب انگریزوں نے بغداد پر قبضہ کیا اسوقت پورا عالم اسلام خون کے آنسو رو رہا تھا۔ مگر قادیانی جشن چراغاں کر رہے تھے۔ اور بڑے فخر سے کہہ رہے تھے:

"حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) فرماتے ہیں کہ میں وہ مہدی معہود ہوں اور گورنمنٹ برطانیہ میری وہ تلوار ہے جس کے مقابلہ میں ان علماء کی پیش نہیں جاتی اب غور کرنے کا مقام ہے کہ پھر ہم احمدیوں کو اس فتح سے کیوں خوشی نہ ہو۔ عراق عرب ہو یا شام، ہم ہر جگہ اپنی اس تلوار کی چمک دیکھنا چاہتے ہیں۔ فتح بغداد کے بعد ہماری فوجیں مشرق سے داخل ہوئیں۔ دیکھئے کس زمانہ میں اس فتح کی خبر دی گئی۔ ہماری گورنمنٹ برطانیہ نے جو بصرہ کی طرف چڑھائی کی اور تمام اقوام کے لوگوں کو جمع کرکے اس طرف بھیجا دراصل اس کے محرک خدا تعالیٰ کے وہ فرشتے تھے جن کو گورنمنٹ کی مدد کے لیے اس نے اپنے وقت پر اتارا تاکہ وہ لوگوں کے دلوں کو اس طرف مائل کرکے ہر قسم کی مدد کیلئے تیار کریں"

(الفضل ۷، دسمبر ۱۹۱۸ء۔ قادیانی مذہب صہ ۲۰۰ طبع ہفتم)

اسی طرح ملت اسلامیہ پر جب بھی کوئی المناک سانحہ گذرا قادیانیوں نے اس پر گھی کے چراغ جلائے اور خوشی کے شادیانے بجائے گویا قادیانیت ملت اسلامیہ کے قصر کو مسمار کرکے اس کے ملبہ پر اپنا محل تعمیر کرنے کے لیے ہمیشہ کوشاں رہی۔ یہودیت کی طرح قادیانیت بھی پوری انسانیت کی دشمن ہے چنانچہ مرزا محمود نے قادیانیوں کو تلقین کی کہ:

"ہماری بھلائی کی صرف ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ تمام دنیا کو اپنا دشمن سمجھیں تاان پر غالب آنے کی کوشش کریں کیونکہ جب تک مخالفت نہ ہو ترقی نہیں ہوسکتی۔ تمام انبیاء کی جماعتیں ایک ہی جیسی ہوتی ہیں۔ پہلوں میں ہم سے زیادہ ایمان نہ تھا۔"

(الفضل ۲۵، اپریل ۱۹۳۰ء قادیانی مذہب صہ ۴۳۵)

خصوصیت کے ساتھ پاکستان قادیانیوں کی آنکھ کا کانٹا ہے اور وہ اس کے ازلی ابدی دشمن ہیں۔ ۳، جون ۱۹۴۷ء کو تقسیم ہند کا اعلان ہوا۔ تو مرزا محمود نے ایک پمفلٹ شائع کیا جس کا عنوان تھا "سکھ قوم کے نام دردمندانہ اپیل" اس کے آخری الفاظ یہ تھے:

"میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے رب! میرے اہل ملک کو سمجھ دے، اول تو یہ ملک بٹے نہیں اور اگر بٹے تو اس طرح بٹے کہ پھر مل جانے کے راستے کھلے رہیں اللھم آمین"

۳، اپریل ۱۹۴۷ء کو مرزا محمود نے اپنے ایک رؤیا کا حوالہ دیتے ہوئے کہا:

"ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہندو مسلم سوال اٹھ جائے، ساری قومیں شیر وشکر ہو کر رہیں، ملک کے حصے بخرے نہ ہوں، ممکن ہے عارضی طور پر کچھ افتراق ہو، اور کچھ وقت کے لیے دونوں قومیں جدا جدا ہوں، مگر یہ حالت عارضی ہوگی ہمیں کوشش کرنا چاہیے کہ یہ حالت جلد دور ہوجائے۔ بہرحال ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ ہندوستان بنے" (الفضل ۵، اپریل ۱۹۴۷ء)

۱۴، مئی ۱۹۴۷ء کو مرزا محمود کو پھر الہام ہوا کہ:

"اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے۔ ہندوستان کی تقسیم پر اگر ہم راضی ہوئے تو خوشی سے نہیں

باقی ص۲۶ پر

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

بابو حبیب اللہ کلرک

خدا کی قدرت کے نشان اور مرزا قادیانی

مرزا صاحب اور ان کے پیروکار حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور تاجدارِ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج جسمانی کے منکر ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ قدرت خداوندی کے خلاف ہیں۔ ذیل میں ہم ایسے واقعات نقل کر رہے ہیں۔ جو قانون قدرت کے خلاف بھی ظاہر ہوئے اور جنہیں خود مرزا صاحب اور ان کے پیروکاروں نے بھی تسلیم کیا ہے۔ مرزائی لوگ ان حوالہ جات کی روشنی میں ٹھنڈے دل و دماغ سے غور کریں۔ کہ کیا اب بھی قانون قدرت کے حوالے سے حیات عیسیٰ علیہ السلام اور معراج جسمانی کے انکار کی کوئی گنجائش ہے؟ (ادارہ)

حضرت ابراہیمؑ پر آگ سرد ہو گئی

"ابراہیم علیہ السلام چونکہ صادق اور خدا تعالیٰ کا وفادار بندہ تھا۔ اس لئے ہر ایک ابتلاء کے وقت خدا نے اس کی مدد کی۔ جبکہ وہ ظلم سے آگ میں ڈالا گیا۔ خدا نے آگ کو اس کے لئے سرد کر دیا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۰)

حضرت یونسؑ نبی مچھلی کے پیٹ میں

"اب ظاہر ہے۔ کہ یونس مچھلی کے پیٹ میں مرا نہیں تھا۔ اور اگر زیادہ سے زیادہ کچھ ہوا تھا۔ تو صرف بے ہوشی اور غشی تھی۔ اور خدا کی پاک کتابیں یہ گواہی دیتی ہیں کہ یونسؑ خدا کے فضل سے مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہا اور زندہ نکلا۔ اور آخر قوم نے اس کو قبول کیا۔" (مسیح ہندوستان میں صفحہ ۱۵)

نبی نے مردہ زندہ کیا

"انبیاء سے جو عجائبات اس قسم کے ظاہر ہوئے ہیں کہ کسی نے سانپ بنا کر دکھلا دیا۔ اور کسی نے مردے کو زندہ کر کے دکھلا دیا۔ یہ اس قسم کی دست بازیوں سے منزہ ہیں جو شعبدہ باز لوگ کیا کرتے ہیں۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۳۳)

حضرت مسیح ابن مریم بے باپ

"ہمارا ایمان اور اعتقاد یہی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بن باپ تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کو سب طاقتیں ہیں۔ اور نیچری جو یہ دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ ان کا باپ تھا۔ وہ بڑی غلطی پر ہیں۔"

(اخبار الحکم ۲۴ جون ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۱)

مرزا محمود نے پیٹ میں باتیں کیں

"یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح نے تو صرف مہد میں ہی باتیں کیں۔ مگر اس لڑکے نے پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کیں۔" (تریاق القلوب صفحہ ۴۱)

(صحیح بخاری شریف جلد ا صفحہ ۴۸۹ و صفحہ ۴۹۰ میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت آئی ہے۔ کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تین بچوں کے سوا کسی نے مہد میں کلام نہیں کیا۔)

چاند دو ٹکڑے ہو گیا

"قرآن شریف میں مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی کے اشارہ سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ اور کفار نے اس معجزہ کو دیکھا۔ اس کے جواب میں یہ کہنا کہ ایسا وقوع میں آنا خلاف علم ہیئت ہے۔ یہ سراسر فضول باتیں ہیں۔ کیونکہ قرآن شریف تو فرماتا ہے کہ: اقتربت الساعۃ وانشق القمر وان یروا اٰیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر۔ یعنی قیامت نزدیک آ گئی اور کہا کہ یہ پکا جادو ہے جس کا آسمان تک اثر چلا گیا۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۲۴۲ حصہ ۲)

بعض نادر الوجود عورتیں

"بعض عورتیں جو بہت ہی نادر الوجود ہیں بباعث غلبہ رجولیت اس لائق ہوتی ہیں۔ کہ ان کی منی دونوں طور قوت فاعلی و انفعالی رکھتی ہو اور کسی سخت تحریک خیال شہوت سے جنبش میں آ کر خود بخود حمل ٹھہرنے کا موجب ہو جائے۔"

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۷)

بکرے نے دودھ دیا

کچھ تھوڑا عرصہ گزرا ہے کہ مظفر گڑھ میں ایک ایسا بکرا پیدا ہوا کہ جو بکریوں کی طرح دودھ دیتا تھا۔ جب اس کا شہرہ بہت پھیلا تو میکالف صاحب ڈپٹی کمشنر مظفر گڑھ کو بھی اطلاع ہوئی تو انہوں نے یہ ایک عجیب امر قانون قدرت کے

باقی صفحہ ۲ پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت کا وفد
متحدہ عرب امارات کے دورے پر

رپورٹ: منظور احمد الحسینی

مجلس تحفظ ختم نبوت العالمی کے پانچ رکنی وفد نے جس کی قیادت مجلس کے نائب امیر مولانا مفتی عبدالرحمٰن کر رہے تھے۔ متحدہ عرب امارات کا دورہ مکمل کر لیا۔ یہ دورہ جمعیت اہل السنۃ متحدہ عرب امارات کی دعوت پر کیا گیا۔ وفد میں مولانا محمد یوسف لدھیانوی، جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا اور راقم الحروف شامل تھے۔ ۹ ستمبر ۱۹۸۵ء رات دس بجے دبئی ائیرپورٹ پر جب یہ وفد پہنچا تو وہاں اس کا شاندار پرتپاک استقبال کیا گیا۔ مولانا محمد اسحاق خان مولانا خلیل احمد ہزاروی، مولانا ...یم صاحب، مولانا اشتیاق حسین عثمانی، مولانا محمد اسماعیل، جناب رفیق صابری صاحب کے علاوہ متحدہ عرب امارات کی تمام ریاستوں سے کثیر تعداد میں علماء کرام اور مسلمانوں نے وفد کے اراکین کو خوش آمدید کہا ایرپورٹ سے یہ وفد قصیص پہنچا۔ دوسرے روز ۱۱ بجے یہ وفد ابوظہبی پہنچا۔ وہاں حضرت مولانا اسعد مدنی مدظلہٗ سے ملاقات ہوئی۔ شام ۴ بجے جناب رفیق صابری صاحب کے گھر متحدہ عرب امارات کے سب سے بڑے عربی اخبار روزنامہ "الاتحاد" کے ...ی ایڈیشن کے ایڈیٹر جناب محمد باسل الرفاعی سے ...ی ملاقات کی گئی۔ مولانا خلیل احمد ہزاروی نے وفد کے تمام اراکین کا تفصیلی تعارف کرایا۔ محمد باسل الرفاعی نے کہا کہ ہمیں وفد ختم نبوت سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ قادیانیوں کے خلاف جو انہوں نے کام کیا ہے۔ وہ تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھا جائے گا۔ مولانا اسعد مدنی سے جناب الرفاعی نے ہندوستان کے مسلمانوں کے حالات پر تفصیلی انٹرویو لیا۔ جو انہوں نے ۱۳ ستمبر ۱۹۸۵ء بروز جمعہ الاتحاد کے اسلامی ایڈیشن "الہدیٰ" میں شائع کیا۔ نیز انہوں نے دو کالمی سرخی سے عرب امارات میں وفد ختم نبوت کی آمد کی تفصیلی خبر شائع کی۔

جمعیت اہل السنۃ والجماعت للدعوۃ والارشاد کے زیر اہتمام ۱۴ کی رات کو بعد نماز عشاء جامع مسجد علی ابن طالب میں ایک جلسہ کا اعلان کیا گیا جس میں علماء مساجد کے خطباء حضرات کے علاوہ کثیر تعداد میں مسلمانوں نے شرکت کی۔ اس جلسے کا آغاز جناب قاری وصیف الرحمان کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ بعد ازاں مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے تفصیلی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت کی جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باڈی گارڈ ہے۔ تاج ختم نبوت کی پاسبان اور پہرے دار ہے۔ جو قزاق ڈاکو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آبرو پر حملہ آور ہیں۔ یہ جماعت ان کے مقابلے میں سینہ سپر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصی نظر التفات ختم نبوت والوں پر ہے۔ وہ حضرات بہت خوش قسمت ہیں جو اس سلسلے میں کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے خصوصی دفتر میں ان کا نام لکھا جا چکا ہے۔

آپ نے زور دے کر کہا جب تک ایک قادیانی بھی اس دھرتی پر باقی ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کی ذمہ داری ختم نہیں ہوگی۔

جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا اسعد مدنی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نبوت کسبی نہیں ہوتی کہ جو شخص چاہے اپنی محنت اور کوشش سے نبی بن جائے جس کو اللہ چاہتے تھے نبی بناتے تھے۔ تمام انبیاء ؑ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں تشریف لاتے اور سب سے آخر میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی بنا کر بھیجے گئے۔ پھر جن کو اللہ تعالیٰ نے

> ختم نبوت کے تحفظ کیلئے علماء کی قربانیاں سنہرے حروف سے لکھی جائیں گی۔
>
> ایڈیٹر الہدیٰ
> متحدہ عرب امارات

قادیانیت قبول کرنے والے جہنم کا ایندھن بن رہے ہیں: مولانا اسعد مدنی

منتخب فرمایا تھا۔ اپنی مرضی کے مطابق کمالات سے بھی نوازا تھا۔ تمام انبیاء کے لیے ایک بنیادی بات ضرور ہوتی ہے کہ وہ جھوٹ نہیں بولتے دھوکہ نہیں دیتے تھے۔ وعدہ خلافی نہیں کرتے حرام نہیں کھاتے اگر کوئی نبی آئے اور غلط بات کہے تو خدا کی طرف سے دی گئی دوسری باتوں کا کیسے یقین کیا جا سکتا ہے۔

دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ ایک معمولی انسان کے لیے بھی ان چیزوں کو دیکھا جاتا ہے۔ کہ وہ ان عیبوں سے پاک ہو۔ چہ جائیکہ اللہ کے نبی۔

ہمارے پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو تمام دنیا کے سردار تھے۔ پوری دنیا میں ایسی کوئی ہستی آئی ہی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانی دشمن کفار مکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے بارے میں گواہی دیتے ہوئے "الصادق الامین" کہہ کر پکارتے تھے۔ ابوجہل نے کتنی مرتبہ اس امر کا اقرار کیا؟" ابوسفیان نے ہرقل کے دربار میں اقرار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے "امیہ" کے بارے میں کہا تھا کہ وہ میرے ہاتھ سے مارا جائے گا۔ اس کی بیوی نے کہا اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ کہا ہے تو ضرور ہو کر رہے گا۔ کیونکہ وہ الصادق ہیں

ادھر مرزا قادیانی کمبخت ملعون شیطان کی طرف دیکھئے اس نے جو بات کہی، خدا نے جھوٹی کر دی کس قدر مغضوب وملعون ہیں وہ لوگ۔ جو اس جھوٹے قادیانی کو مان کر جہنم کا ایندھن بن رہے ہیں۔ اور آخرت برباد کر رہے ہیں۔ پڑھے لکھے لوگ ہیں مگر ان کی عقل ماری گئی ہے۔ جب اللہ ناراض ہو جاتے ہیں تو عقل سلب کر لیتے ہیں۔ جس کو اللہ گمراہ کر دیں تو اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے دین کا مجاہد بنائے کامل ایمان پر ہمیں موت دے، سینے کو نور ایمان کے لیے کھول دے۔ اور اسی پر باقی رکھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان گمراہیوں سے بچائے۔

آخر میں آپ نے فرمایا۔ آپ حضرات مسلمانوں کو گمراہی سے بچانے کے لیے ہر قسم کی قربانی کے لیے تیار رہیں۔ اس جلسے سے راقم الحروف نے بھی خطاب کیا۔ جب کہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض جناب اشتیاق حسین عثمانی انجام دے رہے تھے آخر میں یہ جلسہ حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

ہم انشاءاللہ ختم نبوت کا جھنڈا پوری دنیا میں لہرائیں گے

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

وفد کی العین روانگی

اگلے روز ۱۱ ستمبر دوپہر مولانا خلیل احمد ہزاروی اور مولانا محمد سلیمان بلوچ کی معیت میں یہ وفد العین روانہ ہوا۔ اسی رات کو عشاء کی نماز کے بعد جامع مسجد بلدیہ میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت حاجی خان محمد بلوچ نے کی۔ جلسے کا آغاز جناب قاری محبوب علی خیاط کی تلاوت سے ہوا۔ سب سے پہلے خطبہ استقبالیہ مولانا خلیل احمد ہزاروی نے پشتو میں پیش کیا۔ بعد ازاں مولانا عبدالقدوس ممتاز رہنما جمعیۃ اہل السنۃ والجماعت للدعوۃ والارشاد والعین نے پشتو میں خطاب کیا۔ پھر مولانا مفتی احمد الرحمٰن کو دعوت خطاب دی گئی آپ نے رد قادیانیت پر ایک گھنٹہ تفصیلی تقریر کی۔ آپ نے کہا اس وقت دنیا میں سب فتنوں سے بڑا فتنہ قادیانی ہے برصغیر کے مسلمانوں نے بھرپور مقابلہ کیا۔ پاکستان بننے کے بعد ختم نبوت کے لیے زبردست قربانی دی گئی۔ تین بڑی تحریکیں چلیں۔ یہاں تک کہ قادیانیوں کا موجودہ سربراہ پاکستان سے راہ فرار اختیار کر کے لندن پہنچ گیا ہے۔ وہاں ہم نے جمعیۃ علماء برطانیہ کے تعاون سے ہم، اگست ۸۵ء کو ویمبلے کانفرنس سنٹر میں بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس منعقد کی ہے۔ جس کے دوررس اثرات مرتب ہوئے ہیں۔

مولانا نے زور دے کر کہا کہ انشاءاللہ ہم عزم مصمم کر چکے ہیں۔ اب قادیانیوں کا پورے یورپ میں تعاقب کیا جائے گا۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ

آج قادیانی بھیڑیے اور قزاق ختم نبوت کی چادر کو نوچ رہے ہیں۔ اور تاج ختم نبوت کا کھلونا بنا کر اس سے کھیل رہے ہیں ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا جھنڈا لے کر نکلے ہیں۔ اور انشاءاللہ اس پھریرے کو پوری دنیا میں لہرائیں گے

تمام مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور ختم نبوت کے ممبر ہیں۔ ہم سب عہد کرتے ہیں کہ اس فتنے کے سدباب کے لیے ہر قسم کی قربانی دیں گے۔

آخر میں یہ جلسہ مولانا عبدالخالق بلوچ کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

جاری ہے

علی بن فضل

ایک جھوٹے نبی کی داستان

تحریر : محمد قاسم فاروقی جلبانی

۲۹۳ھ میں علی بن فضل نام کا ایک شخص جو ابتداء میں اسماعیلی فرقہ کا پیرو تھا مضافات سے صنعاء میں اس دعوے کے ساتھ آیا کہ وہ نبی اللہ ہے۔ ان ایام میں یمن کا حاکم خلیفہ مکتفی عباسی کی طرف سے اسعد بن ابو جعفر تھا۔ علی بن فضل بہت دن تک اہل صنعاء کو اپنی نئی ساز نبوت کی دعوت دیتا رہا لیکن کوئی شخص تصدیق پر آمادہ نہ ہوا جب تمام کوششیں رائیگاں ثابت ہوئیں تو اس نے کسی عقلی تدبیر سے لوگوں کو رام کرنا چاہا چنانچہ ایک دوا جس کو بصرہ میں دخسن اور مصر میں لسما الادفیل کہتے ہیں حاصل کر کے اس کا گودا لیا اسی طرح بچھو اور اجزا چھپکلی کی چربی اور تخم جدوار، جس کے خالص ہونے کی یہ پہچان ہے کہ اسے آگ پر ڈالا جائے تو آگ فوراً بجھ جاتی ہے۔ اور کانچ کا چونہ شنگرف پارہ اور زنگار فراہم کئے اور ان سب سے نصف وزن (یعنی ساڑھے تین جزو) لگائے کا گوبر اور ان اجزاء کا ربع یعنی (پونے دو جزو) گھوڑے کی پیشانی کے بال لے کر ان تمام دواؤں کو باریک کیا اور جڑیوں کو ملا کر سرکے میں معجون تیار کی۔ پھر گولیاں بنا کر سایہ میں خشک کیا پھر اس کے بعد ایک مرتبہ رات کے وقت ایک بلند مکان پر چڑھ کر یہ گولیاں دہکتے ہوئے کوئلوں پر ڈال دیں۔ ان سے سرخ رنگ کا دھواں اٹھنے لگا یہاں تک کہ تمام فضائے بسیط پر محیط ہو گیا۔ اور ایسا معلوم ہونے لگا کہ کرۂ ہوا کرۂ نار بن گیا ہے۔

پھر اس نے کوئی ایسا افسون کیا کہ دھوئیں میں بے شمار ناری مخلوق دکھائی دینے لگی۔ یہ ناری آدمی آگ کے گھوڑوں پر سوار تھے۔ ان سواروں کے ہاتھوں میں نیزے تھے وہ آپس میں لڑتے اور ایک دوسرے پر حملے کر رہے تھے۔ یہ دہشت ناک منظر دیکھ کر لوگ گھبرا اٹھے اور ان پر یہ واہمہ سوار ہوا کہ انہوں نے ایک "نبی اللہ" کی دعوت حق کو ٹھکرا دیا تھا۔ اس لئے خدائے شدید العقاب کی طرف سے نزول عذاب کا منظر دکھایا گیا ہے۔ یہ دیکھ کر ہزارہا حماقت شعار تہی دستان قسمت نے اپنی متاع ایمان اس کے سپرد کر دی ان سرگشتگان کوچۂ ضلالت میں سینکڑوں لکھے پڑھے لوگ بھی تھے جنہیں علمی جہلاء کہنا زیبا ہے۔ علمائے امت نے بہتیرا سمجھایا کہ اس شعبدہ گر کے فقروں میں آ کر سعادت ایمان سے محروم نہ ہوں۔ مگر کون سنتا تھا۔ ان پر اس بیماری کا پوری طرح جادو چل چکا تھا۔ بجز قلیل التعداد لوگوں کے کوئی شخص راہ راست پر نہ آیا۔ لیکن عوام کالانعام "علما" اور جہلاء کی یہ خوش اعتقادی کس قدر ماتم انگیز ہے کہ جونہی کسی مسیلمۂ زماں سامریٔ وقت نے زخارف دنیا کی تحصیل ملت حنیفی کی خانہ براندازی اور وحدت قومی کا شیرازہ بکھیرنے کے لئے اپنے الحاد و زندقہ کے طبل تہی پر چوب لگائی۔ زبون طالع عقیدت کیش اپنے تمام قوائے عقلیہ کھو کر پروانہ وار اس کی طرف دوڑتے اور اس شعر کا مصداق بنتے ہیں ؎

کیوں وہ صیاد کسی صید پہ توسن ڈالے
خود بخود صید چلے آتے ہیں گردن ڈالے

اور دام تزویر میں پھنسنے سے پہلے اتنی زحمت گوارا نہیں کرتے کہ وارثان علوم نبوت کے استصواب رائے سے کسی مدعی کے دعووں کو شریعت مطہرہ کی روشنی میں دیکھنے کی کوشش کریں بلکہ یہ بندگان ہوا اپنی نادانی سے خود ہی یکطرفہ رائے قائم کر کے خسران ابدی کے حاشیہ بردار بن جاتے ہیں اور حرمان نصیبی کا کمال دیکھو کہ اگر کوئی انہیں تصویر کا دوسرا رخ دکھانا چاہے تو کسی طرح آمادہ نہیں ہوتے۔

علی بن فضل کی مجلس میں ایک شخص پکار کر کہا کرتا تھا۔ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ الْفَضْلِ رَسُوْلُ اللّٰهِ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ دعوئے رسالت کے ساتھ اسے کسی حد تک خدائی کا دعویٰ بھی تھا چنانچہ جب کسی اندھے پیرو کے نام کوئی تحریر بھیجتا تو عنوان تحریر یوں ہوتا۔ مِنْ بَاسِطِ الْاَرْضِ وَدَاحِیْهَا وَمُزَلْزِلِ الْجِبَالِ وَمُرْسِیْهَا عَلِیِّ بْنِ الْفَضْلِ اِلٰی عَبْدِهٖ فلاں بن فلاں۔ یعنی یہ تحریر زمین کے پھیلانے والے اور ہانکنے والے اور پہاڑوں کے ہلانے اور ٹھہرانے والے علی بن فضل کی جانب سے اس کے بندہ فلاں بن فلاں کے نام ہے۔

اُس نے بھی اپنے مذہب میں تمام محرمات کو حلال کر دیا تھا یہاں تک کہ اُم حرام (شراب)

باقی ص۲۶ پر

صاحبزادہ عبدالرحمٰن غفاری ڈیرہ غازیخان

مسئلہ ختم نبوت کی عظمت

مسئلہ ختم نبوت دین کا اہم اور بنیادی مسئلہ ہے اس مسئلہ سے صرف نظر کرنا پورے دین کو نظر انداز کرنے کے مترادف ہے۔ اس مسئلہ کے لئے اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں ایک سو سے زائد آیات کریمہ نازل فرمائیں۔ اس مسئلے کو سمجھانے کے لئے دو سو سے زائد احادیث ارشاد فرمائیں حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے لے کر آج تک امت محمدیہ کا اس مسئلہ پر اجماع چلا آرہا ہے۔ جو شخص آپؐ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ قابل گردن زدنی ہے چنانچہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں سب سے پہلے امت کو جس فتنہ سے پالا پڑا وہ ایک مدعی نبوت کاذبہ مسیلمہ کذاب کا فتنہ تھا۔ صحابہ کرامؓ نے اس کے ساتھ جنگ و قتال کیا اور تاریخ گواہ ہے کہ حضور علیہ السلام کے زمانے سے لے کر حضرت صدیق اکبرؓ کے زمانے تک اسلام کی خاطر جتنی جنگیں لڑی گئیں۔ ان تمام جنگوں میں اتنے صحابہ کرام شہید نہیں ہوئے جتنے مسیلمہ کذاب کے خلاف لڑی جانے والی جنگ میں شہید ہوئے۔ ہزاروں صحابہ کرام جن میں سات سو سے زائد قرآن مجید کے حافظ اور قاری تھے۔ انہوں نے مسئلہ ختم نبوت کے لئے جام شہادت نوش کیا۔ ساری کائنات کے ولی، غوث، ابدال، نیک آدمی غرضیکہ پوری امت ایک طرف اور آپؐ کا ایک صحابی ایک طرف۔ ساری امت مل کر آپؐ کے ایک صحابی کی شان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ گویا صحابہ کرام اسلام کی متاع عزیز، گرانقدر سرمایہ اور انمول موتی ہیں۔

لیکن مسئلہ ختم نبوت کی عظمت پر قربان جائیں کہ امت کا سب سے قیمتی سرمایہ (صحابہ کرامؓ) اس پر قربان کر دیا گیا ہزاروں صحابہ کرامؓ کا اس مسئلہ پر شہید ہونا (جس کی مثال پورے اسلام کی تاریخ میں نہیں ملتی) یہ دلیل ہے اس بات کی کہ صحابہ کرامؓ کو پورے دین کی خاطر اتنی قربانی نہیں دینی پڑی جتنی اس ایک مسئلہ ختم نبوت کی خاطر قربانی دی پھر لطف یہ کہ صحابہ کرامؓ اور مسیلمہ کذاب کا نماز میں روزہ میں حج یا قبلہ میں اختلاف نہیں تھا حتیٰ کہ وہ اذان میں بھی اشہدان محمد رسول اللہ کہتا تھا۔ اس کا اور صحابہ کرامؓ کا اختلاف صرف اتنا تھا کہ مسیلمہ کذاب کہتا تھا۔ حضورؐ بھی نبی اور حضورؐ کے بعد میں بھی نبی جبکہ صحابہ کرامؓ کا ایمان تھا کہ صرف حضورؐ ہی نبی ہیں، حضورؐ کے بعد کوئی نہیں جس کی خاطر صحابہ کرامؓ نے مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ لڑی۔

ایک اہم نکتہ: سیدنا صدیق اکبرؓ نے جب مسند خلافت پر قدم مبارک رکھا تو منبر نبویؐ پر وہاں نہیں بیٹھے جہاں حضورؐ بیٹھا کرتے تھے بلکہ آپ وہاں بیٹھے جہاں آپؐ کے قدم مبارک لگتے تھے۔ چنانچہ بعد میں آنے والے خلفاء کرام نے بھی سیدنا صدیق اکبرؓ کی اقتداء کی اس سے یہ ثابت ہوا کہ صدیق اکبرؓ اپنی تمام تر عظمت کے باوجود اگر حضور علیہ السلام کی مسند پر براجمان نہیں ہو سکے تو کسی اور کو حضور کریمؐ کی مسند پر کس طرح برداشت کیا جا سکتا ہے۔

نکتہ نمبر ۲: اسلام کے جنگ کرنے کے اصول و ضوابط متعین ہیں۔ اسلامی فوج دفاع کے لئے، دشمن کے شر سے بچنے کے لئے، اعلاء کلمۂ حق کے لئے جنگ کرتی ہے تو بوڑھوں کو، بچوں کو، عورتوں کو قتل کرنے کی اسلام نے اسلامی فوج کو اجازت نہیں دی۔ اسی طرح دشمن کے درخت کاٹنے اور فصلوں کو آگ لگانے یا جانوروں کو ذبح کرنے کا بھی اسلامی فوج کو جنگ میں اختیار حاصل نہیں۔ ان تمام تر سنہری اصولوں کے علی الرغم جب مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ لڑی گئی تو سیدنا صدیق اکبرؓ نے اسلامی فوج کو حکم دیا کہ مسیلمہ کذاب کی جماعت کا ایک فرد بھی نہ بچنے پائے۔ اس کے بچوں کے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔ اس کی جماعت کے بوڑھوں کو قتل کیا جائے اور اس کی جماعتوں کے عورتوں کے سر قلم کر دیئے جائیں، درخت کاٹ لئے جائیں۔ فصلوں کو آگ لگا دی جائے اور جانوروں کو ذبح کر دیا جائے۔ سیدنا صدیق اکبرؓ کے اس سخت حکم سے اور اسلامی فوج کو انتہائی اقدام کرنے کی ہدایت سے یہ بات بخوبی سمجھ میں آ سکتی ہے کہ دعویٰ نبوت حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف جرم ہی نہیں بلکہ بغاوت ہے اور بغاوت کو فرو کرنے کے لئے سخت سے سخت اقدام کی ضرورت ہوتی ہے۔

باقی صفحہ ۲۰ پر

کلمہ طیبہ کا نہایت ہی خطرناک استعمال

ایک ناپاک سازش

مولانا محمد عارف سنبھلی ندوی

حال ہی میں ایک پمفلٹ کاغذ کی سڑکوں پر تقسیم ہوتے دیکھا گیا تھا جس کا عنوان تھا۔

"کلمہ طیبہ کو مٹانے کی ناپاک سازش اور عالم اسلام کے لئے لمحہ فکریہ"، یہ پمفلٹ قادیانی فرقہ کے مرکز قادیان (پنجاب) سے شائع ہوا ہے اس میں کہا ہے کہ پاکستان کی حکومت، پاکستان میں قادیانی فرقہ کی مسجدوں کی دیواروں پر لکھے ہوئے کلمہ طیبہ کو بالجبر مٹا رہی ہے اور جو لوگ مٹانے والوں کے ہاتھ سے آئیں گے ان پر مقدمہ چلایا جائے گا جس میں تین برس کی سزا بھی ان کو دی جا سکتی ہے، پمفلٹ میں نہایت ہی مظلومانہ انداز میں کہا گیا ہے کہ قادیانی فرقہ کے لوگ مسلمان ہیں، کلمہ طیبہ پر ان کا ایمان ہے اور عام اہل اسلام سے ان کا جو اختلاف ہے وہ محض بعض فروعی مسائل کی حد تک ہے اسلام کے کسی بنیادی عقیدہ میں اہل اسلام سے ان کو اختلاف نہیں ہے۔ اس کے باوجود ان کو اپنی مسجدوں میں کلمہ لکھنے کی اجازت نہ دینا یہ فقط انہیں کے ساتھ ناانصافی نہیں بلکہ کلمہ طیبہ کے ساتھ بھی کھلی دشمنی ہے اور اسی دشمنی کا مظاہرہ آج پاکستان میں ہو رہا ہے۔"

اشتہار میں کلمہ طیبہ کے نام کی دہائی جس معصومانہ انداز میں دی گئی ہے وہ ہر اس آدمی پر جو قادیانیت کی حقیقت سے واقف نہ ہو اثر انداز ہو سکتی ہے اسی خطرہ کے پیش نظر اس اشتہار کا نوٹس لینا ضروری سمجھا گیا ہے۔

جہاں تک پاکستان کے اندرونی حالات کا معاملہ ہے تو ان کی صحیح نوعیت معلوم کرنے کا کوئی معقول ذریعہ ہمیں حاصل نہیں ہے، البتہ تمام دنیا کے باخبر لوگوں کی طرح اتنی بات ہمیں بھی معلوم ہے کہ آج سے کئی برس پہلے مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کے دور صدارت میں ملک کے عوام کے اجتماعی اور پرزور مطالبہ کے آگے جھک کر پاکستان کی قانون ساز اسمبلی نے قادیانی فرقہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا تھا۔ اور اس کا یہ فیصلہ آج تک برقرار ہے اس فیصلہ کی رو سے اس فرقہ کے لوگ ایک غیر مسلم اقلیت کی حیثیت میں پاکستان کے شہری ہیں، لیکن پاکستان اور اس کے اندرونی معاملات سے صرف نظر کرتے ہوئے خالص دینی نقطہ نظر سے ہم کو اس فرقہ کی اصلیت کا جائزہ لے کر دیکھنا چاہیئے کہ یہ فرقہ جو خود کو مسلمان بتلاتا اور اسلام کا ہی خواہ ظاہر کرتا ہے تو اس دعوے میں اصلیت کا بھی کوئی عنصر پایا جاتا ہے یا مسلمانوں کو محض دھوکا دینے کی غرض سے یہ لوگ خود کو مسلمان ظاہر کیا کرتے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی، جو قادیانی فرقہ کے بانی تھے، وہ کوئی ماقبل تاریخ عہد کی شخصیت نہیں تھے، بلکہ وہ ابھی کچھ ہی مدت پہلے گزرے ہیں، انہوں نے اپنی بہت سی تصنیفات چھوڑی ہیں، جن میں انہوں نے اپنے عقیدہ و دین اور اپنی شخصیت کے متعلق سب کچھ بہت صاف صاف لکھ دیا ہے۔ ان کو دیکھ کر قادیانی فرقہ کی اصلیت معلوم کی جا سکتی ہے۔ چونکہ اس مضمون میں اختصار پیش نظر ہے اس لئے ہم مرزا صاحب کے گفتنی کے چند بیانات کی نقل پر ہی اکتفا کریں گے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی ذات کو مختلف حیثیتوں میں مسلمانوں کے سامنے پیش کیا تھا جس کی تفصیل ان کی کتابوں میں پڑھی جا سکتی ہے۔ فی الحال ہم ان کے مسیح موعود سے لے کر خدا کا بیٹا اور پھر خدائی کے منصب تک پہنچنے کے دعوؤں کے نمونے پیش کریں گے، البتہ ہم پہلے ان کے دعویٰ نبوت کا ذکر مناسب سمجھتے ہیں

ذیل کے الفاظ میں مرزا صاحب اپنی نبوت و رسالت کا اعلان کرتے ہیں۔

(۱) "خدا وہ خدا ہے کہ جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا" (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۴۴)

(۲) "میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں اشتہار ایک غلطی کا ازالہ مندرجہ حقیقۃ النبوۃ ص"

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ

خدا وہ خدا ہے جس نے اپنا رسول اور فرستادہ اپنی ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا کہ اس دین کو ہر قسم کے دین پر غالب کرے"
(حقیقۃ الوحی ص۳۹)

مرزا غلام احمد کے لڑکے مرزا بشیر احمد نے اپنی کتاب "تبلیغ ہدایت" کے آخر میں اپنی مختصر تمہید کے بعد مرزا صاحب کے دو بیان ان کے دعویٰ نبوت کے متعلق نقل کئے ہیں، یہاں وہ دونوں بیان مع بشیر احمد صاحب کی تمہید کے درج کئے جاتے ہیں۔

مرزا بشیر احمد لکھتے ہیں،
" نبوت کی بحث کو حضرت مرزا صاحب کے دو حوالوں پر ختم کرتا ہوں فرماتے ہیں،
"نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے یعنی فنا فی الرسول کی، پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے اس پر ظلی طور پر اس نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے جو نبوت محمدی کی چادر ہے اس لئے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں کیونکہ وہ اپنی ذات سے نہیں بلکہ اپنے نبی کے چشمے سے لیتا ہے...... میری نبوت و رسالت باعتبار محمد و احمد ہونے کے ہے نہ کہ میرے نفس کی رو سے اور یہ نام بحیثیت فنا فی الرسول مجھے ملا ہے لہٰذا خاتم النبیین کے مفہوم میں فرق نہ آیا"
"پھر فرماتے ہیں"
"اس امت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے ہیں اور ایک وہ بھی ہوا جو امتی بھی ہے اور نبی بھی ...... میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے...... خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضہ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا"
(تبلیغ ہدایت ص۲۶۷،۲۶۶)

یہ مسلسل عبارت مرزا بشیر احمد ہی کی ہے کسی ادنیٰ تصرف کے بغیر ہم نے اس کو نقل کر دیا ہے، تو مرزا صاحب کا دعویٰ اپنی ذات کی نسبت یہ تھا کہ وہ نبی بھی ہیں اور رسول بھی ہیں۔ اللہ نے ان کو اس منصب پر فائز کیا ہے۔

مسیح موعود ہونے کا دعویٰ

نبوت و رسالت کے دعوؤں کی ابتداء اس طرح ہوئی تھی کہ مرزا صاحب نے مسلمانوں سے کہا کہ دیکھو تم مانتے ہو اور شروع سے اب تک ساری امت مانتی آئی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر ہیں قیامت کے قریب دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تو سنو! کہ اب سے کچھ مدت پہلے تک ساری امت کی طرح یہی عقیدہ میرا بھی تھا کہ وہی عیسیٰ علیہ السلام جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے مبعوث ہوئے تھے اور زندہ آسمان پر اٹھائے گئے تھے۔ وہی قیامت کے نزدیک دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے مگر بعد میں اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ مجھے اطلاع دی کہ یہ سراسر غلط خیال ہے کہ عیسیٰ بن مریم آسمان پر زندہ ہیں اور کسی وقت وہ دوبارہ دنیا میں آئیں گے بلکہ وہ مسیح اور عیسیٰ جو آنے والا تھا وہ خود تو ہی ہے تیرا ہی نام ابن مریم رکھا گیا ہے اس سلسلہ میں خود مرزا صاحب کے بیانات ملاحظہ فرمایئے۔ لکھتے ہیں۔
"اور میری آنکھیں اس وقت تک بالکل بند رہیں جب تک کہ خدا نے بار بار کھول کر مجھ کو نہ سمجھایا کہ عیسیٰ بن مریم اسرائیلی تو فوت ہو چکا ہے اور وہ واپس نہیں آئے گا۔ اس زمانہ اور اس امت کے لئے تو تو ہی عیسیٰ بن مریم ہے۔
(براہین احمدیہ جلد پنجم ص۸۵)

مرزا صاحب کی والدہ کا نام مریم نہیں تھا مگر عیسیٰ بننے کے شوق میں مرزا صاحب ابن مریم بن گئے، اگر مرزا صاحب سے پوچھا جاتا کہ یہ کیسے ہو گیا تو ان کا جواب یہی ہوتا کہ صاحب یہ اللہ کا کاروبار ہے اس نے ہی میرا نام عیسیٰ بن مریم رکھ دیا ہے تو اس میں میرا کیا قصور ہے

حضرت عیسیٰؑ پر فضیلت کا دعویٰ

پہلے تو مرزا جی مسیح موعود اور عیسیٰ بن مریم ہی بنے تھے، لیکن پھر وہ اور آگے بڑھے اور انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اپنی فضیلت کا اعلان شروع کر دیا ان کے لڑکے مرزا بشیر احمد نے مرزا جی کا یہ قول نقل کیا ہے۔
"میں مسیح علیہ السلام کی خدائی کا منکر ہوں ہاں بیشک وہ خدا کے نبیوں میں سے ایک نبی تھا مگر مجھے خدا نے اس سے برتر مرتبہ عطا کیا ہے۔
(تبلیغ ہدایت ۱۹۹)

نیز اپنی کتاب دافع البلاء میں مرزا صاحب لکھتے ہیں۔
"اور دیکھو آج تم میں ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے" (دافع البلاء ص۱۳)
جس کی جرأت کا یہ عالم ہو کہ اللہ کے نبیوں پر اپنی فضیلت جتلاتا ہو اس کی نگاہ میں صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار کی کیا حیثیت ہو سکتی ہے چنانچہ مرزا جی نے کہا،
"اے قوم شیعہ! اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے، کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے جو اس حسین سے بڑھ کر ہے"
دافع البلاء ص۱۳

حضرت مسیحؑ سے تمام شان میں بڑھ کر

مرزا صاحب لکھتے ہیں۔

"خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا تا یہ اشارہ ہو کہ عیسائیوں کا مسیح کیسا خدا ہے جو احمد کے ادنیٰ غلام سے بھی مقابلہ نہیں کر سکتا یعنی وہ کیسا مسیح ہے جو اپنے قرب اور شفاعت کے مرتبہ میں احمد کے غلام سے بھی کمتر ہے۔" (دافع البلاء صـ۱۳)

مرزا صاحب کا درج ذیل شعر بہت ہی مشہور ہے اور خود مرزا صاحب کو اپنا یہ شعر بہت ہی پسند تھا اسی لئے انہوں نے بار بار اپنی تصنیفات میں اس کو نقل کیا ہے۔

شعر یہ ہے۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو!
اس سے بڑھ کر غلام احمد ہے

دافع البلاء کے صـ۲

اس شعر کو درج کرنے کے بعد مرزا صاحب نے لکھا ہے۔

"یہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ واقعی ہیں اور اگر تجربہ کی رو سے خدا کی تائید مسیح ابن مریم سے بڑھ کر میرے ساتھ نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں۔"

(دافع البلاء صـ۲۰)

مرزا صاحب کا دوسرا شعر ہے۔

"مرہم عیسیٰ نے دی تھی محض عیسیٰ کو شفا!
میری مرہم سے شفا پائے گا ہر ملک و دیار"

(درثمین صـ۸۸)

ایک جگہ لکھتے ہیں۔

"کیا جس قادر مطلق نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا کیا وہ ایسا ہی ایک انسان یا اس سے بہتر نہیں کر سکتا" (حقیقۃ الوحی صـ۱۵۳)

پھر آئندہ صفحہ پر لکھتے ہیں۔

"مگر مسیح بن مریم کے نام سے خاص طور پر منصوص کر کے وہ میرے پر رحمت اور عنایت کی جو اس پر نہیں کی گئی۔" (حقیقۃ الوحی صـ۱۵۴)

فطری طاقت کا مقابلہ

"اس امر میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو وہ فطرتی طاقتیں نہیں دی گئیں جو مجھے دی گئیں...... اگر وہ میری جگہ ہوتے تو اپنی اس فطرت کی وجہ سے وہ کام انجام نہ دے سکتے جو خدا کی عنایت نے مجھے انجام دینے کی قوت دی۔" (حقیقۃ الوحی صـ۱۵۳)

حضرت یوسف علیہ السلام پر فضیلت کا دعویٰ

"پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز اسرائیلی یوسف سے بڑھ کر ہے کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچا لیا گیا مگر یوسف بن یعقوب قید میں ڈالا گیا۔"

(براہین احمدیہ جلد پنجم صـ۷۶)

تو مرزا جی بزعم خود اللہ کے نبیوں سے بہت ہی برتر و اعلیٰ تھے مگر مرزا جی نے اپنی برتری کے دعوؤں پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ انہوں نے حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ناپاک اور خبیث بہتان لگانا بھی ضروری سمجھا۔ قرآن مجید کی بیان کی ہوئی اس حقیقت پر تمام اہل اسلام بغیر کسی شک و شبہ کے ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت مریم عفیفہ اور کنواری تھیں، اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ اپنے امر "کُن" سے کسی مرد کی وساطت کے بغیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا فرمایا تھا، مگر یہود اور مرزا غلام احمد کا بہتان حضرت مریم پر یہ ہے کہ یوسف نام کے ایک بڑھئی کے ساتھ حضرت مریم کے تعلق کے نتیجہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تھے، نعوذ باللہ من ہذا الکفر۔ اس خبیث اور ملعون ذہنیت پر ہزار بار لعنت بھیجتے ہوئے اور دل پر جبر کر کے مرزا غلام احمد کی درج ذیل عبارت پڑھ لیجئے۔

"کیونکہ حضرت مسیح بن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری (بڑھئی گیری) کا کام بھی کرتے رہے ہیں۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول حاشیہ پر صفحہ ۱۳۰)

کتنا بڑا بہتان لگایا ہے مرزا نے حضرت مریم پر کہ گویا نعوذ باللہ ان کا یوسف نام کے کسی مرد سے تعلق تھا جس کے نتیجہ میں حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے تھے اور کتنا بڑا حملہ کیا ہے خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر، اس کے باوجود اشتہار میں لکھا گیا ہے کہ اہل اسلام سے بس چند فروعی مسائل میں ہمارا اختلاف ہے ناظرین بتلائیں کہ جو بیانات مرزا جی کے نقل ہو چکے ہیں وہ فروعی مسائل سے تعلق رکھتے ہیں یا دین کے نہایت ہی اہم اور بنیادی عقائد سے ان کا تعلق ہے، اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یہ فرقہ جھوٹ پر کس طرح کمر بستہ ہے اور دھوکہ دینے میں کتنا ماہر واقع ہوا ہے۔

ذیل کی عبارت میں مرزا صاحب کی بدتہذیبی اور بدزبانی پر جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں انہوں نے کی ملاحظہ کیجئے:

"سو عقلمند کے لئے جو متعصب نہ ہو اس قدر کافی ہے کہ اگر مسیح زندہ ہی اٹھایا گیا تو پھر مردوں میں کیوں جا گھسا۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول صـ۱۳۷)

تو یہ لب و لہجہ تھا مرزا صاحب کا اللہ کے نبیوں کی مقدس ہستیوں کے لئے مرزا صاحب نے مسلمانوں پر اپنی اہمیت کا سکہ بٹھانے اور ان پر اپنا رعب جمانے کے لئے لکھا۔

"اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔" (اربعین نمبر ۴ صـ۱۴)

تو مرزا جی اس اہمیت کے مالک تھے کہ بہت سے انبیاء علیہم السلام کو بھی ان کے دیکھنے

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

کی خواہش تھی!!

مرزا جی کا ایک شعر ہے۔

مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا

تو مرزا صاحب کی زیارت سے درجہ صحابیت بھی حاصل ہوتا ہے۔

اور مرزا جی کے وجود کے طفیل قادیان کی حیثیت بھی، مرزا جی کہتے ہیں

زمینِ قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

یہ دونوں شعر مرزا جی کے مجموعہ اشعار "درثمین" کے صفحہ ۳۷ سے نقل کئے گئے ہیں "درثمین" کے صفحہ ۴۷ پر ایک نظم مرزا جی کی بیوی کی مدح ہے جس کا عنوان ہے "بزبان حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا" تو مرزا صاحب کی بیوی ام المومنین کے درجہ پر بھی پہنچ گئی تھیں!!

میں سب کچھ ہوں۔

مرزا صاحب کا دعویٰ یہ بھی تھا کہ میں تمام نبیوں کی روح اور ان کا خلاصہ ہوں میری ہستی میں تمام انبیاء سمائے ہوئے ہیں۔

لکھتے ہیں۔

"میں خدا کے دفتر میں صرف عیسیٰ بن مریم کے نام سے موسوم نہیں بلکہ اور بھی میرے نام ہیں...... میں آدم ہوں، میں نوح ہوں میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں یعقوب ہوں میں اسماعیل ہوں۔ میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں میں عیسیٰ بن مریم ہوں، میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں...... سو ضرور ہے کہ ہر ایک نبی کی شان مجھ میں پائی جائے"

(حقیقۃ الوحی ص۸۵)

شاباش مرزا جی شاباش

چہ ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند،

دوسری طرف پلٹ کر دیکھئے تو مرزا صاحب کرشن بھی تھے لکھتے ہیں۔

مجھے اور نام بھی دیئے گئے ہیں اور ہر ایک نبی کا مجھے نام دیا گیا ہے، چنانچہ جو ملک ہند میں کرشن نام ایک نبی گزرا ہے جس کو رودر گوپال بھی کہتے ہیں یعنی فنا کرنے والا، اور پرورش کرنے والا اس کا نام بھی مجھے دیا گیا ہے، پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں وہ کرشن میں ہی ہوں۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص۸۵)

(مرزا صاحب بقول خود سب کچھ تھے،

مرزا صاحب کے مناقب ان کی "وحی" میں

مرزا صاحب نے جتنے کام خود کو نبی اور رسول ثابت کرنے کے لئے کئے ان میں سب سے سہل اور سب سے دلچسپ کام اپنے اوپر وحی نازل کرنے کا کام تھا، مرزا جی نے کیا یہ کہ قرآن مجید کی وہ تمام آیات جو انبیاء علیہم السلام اور خاص طور سے سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں نازل ہوئی تھیں ان سب کو یا تو انہیں قرآنی الفاظ میں یا کہیں کسی ایک آدھ فقرہ یا ایک دو لفظ کی تبدیلی کے ساتھ اپنے حق میں لکھ ڈالا۔ محض نمونہ کے طور پر چند فقرے مرزا صاحب کی وحی کے نقل کئے جاتے ہیں۔

یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ ...... الیٰ یوم القیامۃ

(اے عیسیٰ میں تجھے وفات دوں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھا لوں گا اور تیرے تابعین کو تیرے منکروں پر قیامت تک غالب رکھوں گا۔

(حقیقۃ الوحی ص۸۴)

یہ سورۃ آل عمران کی آیت ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی تھی مرزا صاحب نے اس کو اپنی وحی بنا کر پیش کر دیا۔

لاتخف انی لایخاف لدیّ المرسلون

(حکم ہوا کہ اے موسیٰ ڈرو نہیں ہمارے پاس پیغمبر ڈرا نہیں کرتے (حقیقۃ الوحی ص۸۹)

یہ سورۃ نمل کی آیت ہے حضرت موسیٰ سے اس میں خطاب ہے مگر یہ بھی اب مرزا صاحب کی وحی بن گئی۔

ونُرِیَ فرعون وھامان وجنودھما ما کانوا یحذرون،

(اور ہم فرعون، ہامان اور ان کے لشکروں کو وہ چیز دکھلائیں گے جس کا ان کو دھڑکا لگا ہوا تھا۔ (حقیقۃ الوحی ص۸۹)

یہ سورۃ قصص کی آیت ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق نازل ہوئی تھی یہ بھی اب مرزا کی وحی بن گئی۔

تاللہ لقد آثرک اللہ علینا وان کنّا لخٰطئین ط قال لاتثریب علیکم الیوم ط یغفر اللہ لکم وھو ارحم الراحمین۔ ط

(اللہ کی قسم! اللہ نے تم کو ہم پر ترجیح دی اور بلا شبہ ہم ہی خطا کار تھے کہا آج تم پر کوئی ملامت نہیں، اللہ تمہیں معاف کرے اور وہ بہت ہی رحم فرمانے والا ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص۹۰)

یہ سورۃ یوسف کی آیت ہے جس میں بتلایا گیا ہے کہ برادران یوسف نے اپنے مقابل میں حضرت یوسف علیہ السلام کی برتری اور ان کی قبولیت عند اللہ کا اعتراف کیا اور حضرت یوسف علیہ السلام نے جواب میں فرمایا کہ آج کوئی ملامت تم کو نہیں کی جائے گی اللہ تمہیں معاف فرمائے۔

مرزا صاحب نے اس کو بھی اپنے حق میں

دیکھا! اب چند آیات وہ ملاحظہ فرمایئے جو نبی آخر الزماں کے حق میں نازل ہوئی تھیں اور ان کو مرزا صاحب نے اپنے حق میں وحی کے نام سے اپنی کتابوں میں لکھ ڈالا ہے۔

(۵) وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

(اور ہم نے تجھے تمام دنیا پر رحمت کرنے کے لئے بھیجا۔ (حقیقۃ الوحی ص۸۲)

یہ ترجمہ بھی مرزا صاحب ہی کا ہے تو مرزا صاحب رحمۃ للعالمین بھی بن بیٹھے۔

(۶) قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ

ان کو کہہ کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تاکہ خدا تم سے محبت کرے۔

(حقیقۃ الوحی ص۱۰۱)

یہ آیت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہے مگر اب یہ مرزا صاحب کی وحی بن گئی۔

(۷) انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا

(جس طرح ہم نے فرعون کے پاس موسیٰ کو پیغمبر بنا کر بھیجا تھا اسی طرح تمہارے پاس محمد کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص۱۰۱)

یہ آیت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں تھی، مرزا صاحب نے اسکو بھی اپنے حق کی وحی بنا کر اپنی کتاب میں لکھ لیا۔

دو آیتیں جو حضرت ابراہیم کے حق میں نازل ہوئی تھیں ان کو بھی مرزا نے اپنے حق میں اپنی وحی بنا کر پیش کر دیا وہ آیتیں یہ ہیں۔

(۸) سلام علیٰ ابراہیم ... (ابراہیم پر سلام ہو۔ (حقیقۃ الوحی ص۷۸)

(۹) فاتخذوا من مقام ابراھیم مصلّٰی

(سو تم اس ابراہیم کے مقام سے عبادت کی جگہ بناؤ۔ (حقیقۃ الوحی ص۷۸)

اللہ اللہ کیا ٹھکانا ہے مرزا جی کی ہمہ گیری کا!!!

اب انبیاء کے مرتبہ سے بڑھ کر مرزا صاحب اللہ کے بیٹے کی حیثیت اختیار کرتے ہیں۔ مرزا جی کے بقول ان کے پاس وحی آتی ہے۔

(۱۰) انت منی بمنزلۃ ولدی،

(تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے۔

(حقیقۃ الوحی ص۸۶)

گویا اللہ کا بیٹا بھی ہے جس کے مرزا صاحب مثل تھے۔ نعوذ اللہ من ہذا الکفر اب مرزا جی اور آگے بڑھے اور ترقی کر کے خدائی اختیارات کے پوری طرح مالک بن گئے، چنانچہ ان پر وحی نازل ہوئی۔

(۱۱) انما امرک اذا اردت شیئًا ان تقول لہ کن فیکون، (تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے (حقیقۃ الوحی ص۱۰۵)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنی قدرت کاملہ کا اظہار فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا۔

انما امرہ اذا اراد شیئًا ان یقول لہ کن فیکون، (یٰسین)

(اس کا معاملہ تو یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے فرماتا ہے ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے۔

مرزا صاحب نے بھی اپنے حق میں یہ وحی نازل کر لی اور اس طرح رب کائنات کی قدرت کے مالک بھی بن بیٹھے۔

خدائی کے منصب پر فائز ہونے کے بعد مرزا صاحب کی مزید ترقی کے لئے تو کوئی اور درجہ باقی نہیں رہا، اس لئے اب انہوں نے اپنے لڑکے کو خدائی کے مقام پر پہنچایا چنانچہ بقول ان کے ان پر ایک وحی ان کے پیدا ہونے والے لڑکے کی نسبت ان الفاظ میں نازل ہوئی۔

انا نبشرک بغلام مظہر الحق والعلی کان اللہ نزل من السماء

(ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں۔ جس کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا۔ گویا آسمان سے خدا اترے گا، (حقیقۃ الوحی ص۹۵)

مرزا جی اور معجزات

جیسا کہ ناظرین دیکھتے آرہے ہیں کہ مرزا صاحب کا سارا کاروبار ہی ڈینگ مارنے پر چل رہا تھا، انہوں نے پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا تو معجزات کا دعویٰ بھی لازم تھا چنانچہ انہوں نے معجزات کا دعویٰ بھی معمولی انداز سے نہیں کیا بلکہ اللہ کے تمام نبیوں کو معجزات کے معاملے میں بھی مرزا جی نے اپنے مقابلہ میں بہت پیچھے چھوڑ دیا۔

لکھتے ہیں۔

"ہاں اگر یہ اعتراض ہو کہ اس جگہ وہ معجزات کہاں ہیں تو میں صرف یہی جواب نہیں دوں گا کہ میں معجزات دکھلا سکتا ہوں بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرا جواب یہ ہے کہ اس نے میرا دعویٰ ثابت کرنے کے لئے اس قدر معجزات دکھائے ہیں کہ بہت ہی کم نبی ایسے آئے ہیں جنہوں نے اس قدر معجزات دکھائے ہوں۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اس نے اس قدر معجزات کا دریا رواں کر دیا ہے کہ باستثناء ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے باقی تمام انبیاء علیہم السلام میں ان کا ثبوت اس کثرت کے ساتھ قطعی اور یقینی طور پر محال ہے۔ اور خدا نے اپنی حجت پوری کر دی ہے اب چاہے کوئی قبول کرے یا ذکر کرے"

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص۱۳۹)

تو مرزا صاحب کے معجزات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ تمام انبیاء علیہم السلام کے معجزات سے تعداد میں بڑھے ہوئے تھے کوئی معمولی آدمی نہیں تھے مرزا صاحب!

(نعوذ باللہ من ذلک)

آئندہ صفحہ پر لکھتے ہیں۔

"اور خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانے میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے"
(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۷)

گویا اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو معجزات عطا فرمانے میں بہت کسر باقی چھوڑی تھی اور ان کی قوم کے لئے ہدایت کا پورا انتظام نہیں فرمایا تھا اور پھر بھی ان کو غرق کی سزا دے دی تھی۔ یہ حاصل ہے مرزا جی کی اس عبارت کا۔

معجزات کی کثرت

"اللہ تعالیٰ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں، اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے"
(چشمہ معرفت صفحہ ۳۱۷)

تو اس دم داعیہ اور اس آن بان کے آدمی تھے۔ مرزا صاحب

اب مرزا صاحب کے ان تمام بیانات کو نگاہ میں رکھتے ہوئے قادیان سے شائع ہونے والے حالیہ پمفلٹ کے اس بیان پر نگاہ ڈالئے کہ "عام اہل اسلام سے ہمارا جو کچھ اختلاف ہے وہ محض بعض فروعی مسائل میں ہے" کیا مسیح بن جانا۔ نبوت کے مقام پر خود کو فائز بتانا، تمام انبیاء سے بڑھ کر معجزات کا مدعی ہونا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی محترم و مقدس والدہ پر بہتان باندھنا پھر خدائی قدرت "کن فیکون" کو اپنے قبضہ میں بتایا اور اپنے ہونے والے لڑکے کی یہ اہمیت جتانا کہ گویا خود اللہ آسمان سے اتر آیا ہے، کیا یہ سب باتیں دین کی بنیاد سے تعلق نہیں رکھتیں؟ کیا یہ سب فروعی مسائل ہیں؟ کیا ان تمام خرافی دعووں کے بعد بھی مرزا صاحب اور ان پر ایمان لانے والے لوگ مسلمان ہیں

تصور کئے جائیں گے؟

اب رہ جاتی ہے قادیانی مسجدوں پر لکھے ہوئے کلمہ طیبہ پر سفیدی پھیرے جانے کی بات، تو کھلی بات ہے کہ جو فرقہ دین وایمان کا اس درجہ دشمن اور خدا کا ایسا شدید باغی ہو، اس [illegible] کر نا واقف مسلمانوں کو دھوکا دینے کی اجازت دینا اسلام دشمنی ہی کی ایک قسم ہوگی اس لئے اگر یہ واقعہ ہے کہ کسی علاقے کے مسلمان قادیانیوں کو کلمہ طیبہ کے ذریعہ مسلم عوام کو دھوکا دینے کی اجازت نہیں دے رہے ہیں تو یقیناً وہ اپنا فرض ادا کر رہے ہیں اور اگر وہ ایسا نہ کریں گے تو دین کی حفاظت میں غفلت کے مجرم ٹھہریں گے اور آخرت میں شدید سے شدید مواخذہ کے مستحق ہوں گے، یہ کوئی اجتہاد و قیاس کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ اس کی نظیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی میں صحابہ کرام کے مقدس ہاتھوں قائم ہو چکی ہے۔

واقعہ یہ پیش آیا تھا کہ مدینے کے منافقوں نے اپنے سرغنے ابو عامر راہب کے مشورہ بلکہ حکم سے مدینہ طیبہ میں ایک عمارت منافقوں کی خفیہ کارروائیوں کے لئے تعمیر کی تھی اور اس کا نام انہوں نے مسجد تجویز کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی منافقوں کی اس تخریبی اسکیم کی اطلاع فرمائی آپ نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ اس عمارت کو منہدم کر دیا جائے۔ چنانچہ صحابہ کرام نے اس عمارت کو ڈھایا اور اس میں آگ لگائی، ایک ایسی عمارت جس کو مسجد کے نام سے تعمیر کیا گیا ہو۔ اس کو آگ لگانا اور..... ... منہدم کرنا عجیب سا فعل نظر آتا ہے لیکن چونکہ اس کے بنانے والوں کی نیت اس "مسجد" سے اسلام کی تخریب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس مشن کو نقصان پہنچانے کی تھی، اس لئے اس کو منہدم کرنا اور آگ لگانا

دین کی بہت بڑی خدمت قرار پایا، پس قادیانیوں کا کلمہ کے نام پر دہائی دینا بالکل لاحاصل اور بے معنی ہے۔ البتہ اگر قادیانی لوگ اللہ کے دین پر ایمان لے آئیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انہیں معنی میں خاتم النبیین تسلیم کریں، جن معنوں میں ہمیشہ سے پوری امت مانتی آئی ہے۔ اور ساتھ ہی مرزا صاحب پر لعنت بھیجیں اور کھلے الفاظ میں ان کو اللہ کے دین کا دشمن اور اس عہد کا دجال اکبر تسلیم کریں، اور ان کی اور ان کے ہمنواؤں کی کتابوں کو پھاڑ کر نذر آتش کر دیں، تو پھر ان کی "مسجد" مسجد کہلائے گی اور پھر ان کو کلمہ طیبہ اور ہر قسم کے کلمات طیبات اپنی مسجدوں کی دیواروں وغیرہ پر لکھنے کا پورا پورا حق حاصل ہو جائے گا، لیکن جب تک وہ اسی کفر کو اپنا عقیدہ بنائے رہیں گے جو ان کو غلام احمد نے تعلیم کیا تھا، اس وقت تک ان کو نہ مسلمان سمجھا جائے گا اور نہ ان کی آہ و بکاء اور نالہ و فریاد اہل اسلام کے اندر ان کے لئے ہمدردی کے جذبات پیدا کرنے کا باعث ہوگی۔

امید ہے کہ مرزا قادیانی کے کفریات علم میں آجانے کے بعد اہل اسلام قادیانیوں کی کسی چال اور کسی پروپیگنڈے سے دھوکہ نہ کھائیں گے۔

بشکریہ تعمیر حیات لکھنؤ۔

بقیہ: بزم ختم نبوت

فوائد ہیں۔ وہ برکتیں بن کر ہمیں نصیب ہوئیں۔ روزے نے انسان کے جسم اور نفس کو صحت دی۔ یہ بھی اسلام کی برکتیں ہی تھیں پھر حج کا رکن سال میں ایک مرتبہ تمام دنیا کے مسلمانوں کے ملاپ کا ذریعہ ثابت ہوا۔ اس نے ہمیں اتفاق اور اتحاد کی برکت دی۔ اور زکوٰۃ کا نظام ہماری معاشی زندگی کے لئے برکتیں لے کر آیا۔ مختصر یہ کہ دین اسلام ہی برکتوں کے نام کا پیغام تھا جن مسلمانوں نے قرآن اور ارکان اسلام سے روشنی حاصل کی۔ انہوں نے ان برکتوں سے فیض اٹھایا۔ جو محروم رہے

باقی صفحہ آخر پر

حضرت مولانا قاضی محمد شمس الدین ہزاروی
خلیفہ مجاز حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب
خانقاہ سراجیہ کندیاں

معرکۂ مصر

آج سے تقریباً نصف صدی قبل کی یہ بات ہے۔ ہوا یوں کہ لاہوری مرزائیوں نے دو البانوی قادیانی لڑکوں کو کسی خاص منصوبہ اور جعل سازی سے ازہر یونیورسٹی مصر (جامعہ ازہر) کے اصول الدین کالج میں داخل کرا دیا۔ اس کالج میں صرف مسلمان طالب علموں کو ہی داخلہ مل سکتا ہے اور صرف مسلمان لڑکے ہی اس کالج میں پڑھ سکتے ہیں تو ان دو قادیانی لڑکوں کو اصول الدین کالج میں داخلہ مل جانے کے بعد قادیانی پارٹی لاہور کے ہیڈ پادری محمد علی آنجہانی نے بڑے طنطنے سے مرزائی پارٹی قادیان کو اپنی شیخی دکھائی کہ ہمارے دو لڑکے ازہر یونیورسٹی کے اصول الدین کالج میں داخل ہو گئے ہیں مثل مشہور ہے کہ جب سانپ کی موت آتی ہے تو وہ راستہ میں آ بیٹھتا ہے۔ تو لاہوری قادیانی پارٹی کا بھی یہی حشر ہوا۔ اور یہ حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ایک معجزہ ہی سمجھیے کہ ان دونوں لڑکوں کو اصول الدین کالج سے نکلنا پڑا۔ لاہوری مرزائیوں سے حماقت یہ ہوئی کہ انہوں نے ان دو لڑکوں کے نام سے دو رسالے عربی زبان میں چھاپ کر مصر میں اور عرب دنیا میں پھیلائے ایک رسالہ کا نام تھا "تعالیم الاحمدیۃ"۔ (احمدی تعلیمات) اور دوسرے رسالہ کا نام تھا۔ الاحمدیۃ کما عرفنا۔ (جیسے کہ ہم نے احمدیت کو سمجھا ہے) ان رسالوں میں لاہوری پارٹی نے اپنی شہرہ آفاق دوغلی منافقت سے زبردست کام لے کر حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریفوں کے گیسوؤں میں بڑی خوبصورتی سے اپنے زہر کو چھپا کر عرب دنیا کے سامنے پیش کیا تاکہ اس طرح مرزائی کفر کو سامنے پیش کیا جا سکے اور ان ممالک میں بھی مرزائی ارتداد کی راہ ہموار ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ کا مسلمانان عالم پر یہ احسان عظیم تھا کہ اصول الدین کالج ازہر مصر سے فارغ التحصیل ہونے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے ان کا پردہ چاک اور راز فاش کر دیا ورنہ اصول الدین کالج کی سند حاصل کر لینے کے بعد وہ دنیا بھر میں اپنے مسلمان ہونے کا ڈھنڈورہ پیٹتے

وکفی اللہ المومنین القتال

سرزمین مصر میں انگریزی ڈپلومیسی نے جس مضبوطی سے اپنے خونی پنجے گاڑ رکھے تھے اسکی وجہ سے وہ وہاں خاصی مؤثر تھی اور وہی قادیانیوں کی پشت پناہی کر رہی تھی مگر اللہ کے کاموں کو کون روک سکتا ہے عربی زبان کی خوبصورت جاذب نظر طباعت، کے یہ دو رسالے سامنے آنے کے بعد مصر کے باخبر ذی علم حلقوں میں بے چینی اور ہل چل پھیلی اور پھر یہ تحریک بڑھتے بڑھتے آگے چلی اور اصول الدین کالج کے عمید (پرنسپل) علامہ الشیخ عبدالحمید اللبان سے باخبر حضرات نے ملاقات کی اور ان کے سامنے اپنی بے چینی اور اس فتنہ کے مضر نتائج اور عواقب تفصیل سے رکھے حضرت الشیخ کو بھی فکر پیدا ہوئی اور انکی تائید سے ایک وفد نے ازہر یونیورسٹی کے چانسلر علامہ ڈاکٹر مصطفیٰ المراغی مرحوم سے ملاقات کی اور تفصیل سے ان کے سامنے تمام صورت حال رکھی اس طرح بات آگے بڑھی چنانچہ علامہ مراغی چانسلر نے ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی جو مقدمہ کے تمام پہلوؤں کی چھان بین کرے اس کمیٹی کے صدر تو علامہ الشیخ عبدالحمید اللبان پرنسپل اصول الدین کالج تھے۔ اور چار رکن اور تھے جنکے اسماء گرامی یہ ہیں۔

(۱) فضیلۃ الشیخ ابراہیم الجبالی۔
(۲) فضیلۃ الشیخ محمد فتاح الحتان۔
(۳) فضیلۃ الشیخ محمود آلسی۔
(۴) فضیلۃ الشیخ محمد العددی۔

یہ شیخ عددی وفد کے ساتھ ہندوستان آ چکے تھے اور لاہور میں پادری محمد علی آنجہانی ہیڈ لاہوری پارٹی سے مل چکے تھے اور اس چکنی چپڑی منافقانہ ملمع سازی سے متاثر ہو کر لاہوری پارٹی کے متعلق دل میں نرم گوشہ رکھتے تھے۔ مصر کے علامہ صاحب الفتح الخطیب ایڈیٹر اخبار الفتح قاہرہ نے پروفیسر الیاس برنی صاحب مرحوم سے رابطہ قائم کیا پروفیسر برنی مرحوم مرزائیت کے متعلق آخری سند تصور ہوتے تھے چنانچہ پروفیسر برنی مرحوم مرزا قادیانی کی عربی اصل تصنیفات اور اردو فارسی تصنیفات کے

اقتباسات کے عربی ترجمے بڑی تعداد میں کئی ماہ تک بھیجے رہے ان دنوں قاہرہ اور حیدرآباد دکن کے درمیان کافی عرصہ یہ ڈاک چلتی رہی۔ علامہ عبدالقدوس ہاشمی جو آج کل کراچی میں ہیں ان دنوں حیدرآباد دکن میں تھے صحت تھی جوانی تھی بڑی لگن سے انہوں نے ترجمہ کی خدمات انجام دی جس کا شکریہ بطور خاص پروفیسر برنی مرحوم نے ادا کیا تھا۔ یہ ہاشمی صاحب بعد میں کافی عرصہ ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد کے عظیم کتب خانہ کے لائبریرین رہے تھے۔ بہت خوبیوں کے بزرگ ہیں فقیر کے خاص کرم فرما تھے۔ تو ہاشمی صاحب اور پروفیسر برنی صاحب کی کوشش بالآخر کامیابی سے ہمکنار ہوئیں تحقیقاتی کمیٹی کو مقدمے سمجھنے ان کے تعاون سے بہت مدد ملی اور کمیٹی نے اپنے مکمل اتفاق سے ان دونوں مرزائیوں کو کافر مرتد قرار دے کر اصول الدین کالج سے خارج کرنے کی سفارش چانسلر صاحب سے کی اس طرح لاہوری مرزائیوں کے خواب "خواب و خیال" ہو کر ہی رہ گئے اور دو، دو مرزائی طالب علم یک بینی و دو گوش جامعہ ازہر کے اصول الدین کالج سے نکال دیئے گئے اور یہ فتنہ سر اٹھانے سے پہلے ہی کچل کر رکھ دیا گیا۔ قارئین سے درخواست ہے کہ وہ علامہ محب الدین الخطیب مصری اور پروفیسر برنی کی مغفرت اور علامہ ہاشمی کی صحت مند عمر کی درازی کے لئے دعا کریں تو یہ تھا وہ معرکہ مصر جو ۱۹۳۹ء میں مرزائیت کے خلاف سرزمین مصر پر جامعہ ازہر مصر کے اندر مسلمانوں کے حق میں سر ہوا وللہ الحمد۔

بقیہ : خدا کی قدرت

خلاف کم کردہ بکرا اپنے روبرو منگوایا، چنانچہ وہ بکرا جب ان کے روبرو دوہا گیا تو شاید قریب ڈیڑھ دو سیر کے اس نے دودھ دیا۔ اور پھر وہ بکرا بحکم جناب ڈپٹی کمشنر صاحب خاص لاہور میں بھیجا گیا۔ تب ایک شاعر نے اس پر ایک شعر بھی بنایا۔ اور وہ شعر یہ ہے

مظفر گڑھ جہاں ہے مکالف صاحب عالی۔
یہاں تک فضل باری ہے کہ بکرا دودھ دیتا ہے۔

(سرمۂ چشم آریہ ۳۹)

ایک مرد نے دودھ دیا

اس کے بعد تین معتبر اور معزز آدمیوں نے میرے پاس بیان کیا کہ ہم نے بچشم خود چند مردوں کو عورتوں کی طرح دودھ دیتے دیکھا ہے۔ بلکہ ایک نے ان میں سے کہا کہ امیر علی نام ایک سید کا لڑکا ہمارے گاؤں میں اپنے باپ کے دودھ سے ہی پرورش پایا تھا۔ کیونکہ اس کی ماں مرگئی تھی۔"

(سرمہ چشم آریہ ۳۹)

اڈی میں سے پاخانہ آنا

"ان دونوں طبیبوں میں سے ایک نے اور صاحب قرشی نے اپنی اڈی میں سوراخ ہو کر اور اس راہ سے مدت تک براز یعنی پاخانہ آتے رہنا تحریر کیا ہے۔" (سرمہ چشم آریہ ۴۰)

خدا اپنا قانون بھی بدل لیتا ہے

"یہ تو سچ ہے کہ جیسا خدا غیر متبدل ہے اس کی صفات بھی غیر متبدل ہیں۔ اس سے کس کو انکار ہے۔ مگر آج تک اس کے کاموں کی حد بست کس نے کی ہے۔ اور کون کہہ سکتا ہے کہ وہ اس کی عمیق در عمیق اور بے حد قدرتوں کی انتہا تک پہنچ گیا ہے بلکہ اس کی قدرتیں غیر محدود ہیں، اور اس کے عجائب نا پیدا کنار ہیں اور اپنے خاص بندوں کے لئے اپنا قانون بھی بدل لیتا ہے۔ مگر وہ بدلنا بھی اس کے قانون میں داخل ہے۔"

(چشمۂ معرفت ص۹۰)

روٹی درختوں کو لگتی ہے

"جزائر و بلکیہ میں کیا ہی پکائی روٹی درختوں کو لگتی ہے۔ اسے بریڈ فروٹ کہتے ہیں۔ ملاحظہ ہو برٹش انسائیکلو پیڈیا جزائر پالی نیشیا۔" (فاروق ۷/۲۸ اکتوبر ۱۹۲۲ء ص۸)

داڑھی والی عورت

"۱۰ جنوری ۱۸۹۲ء کے رسالہ پیپر میں لکھا ہے۔ کہ ایک گھوڑے کے بال ۱۲ فٹ اور دم دس فٹ ناپے گئے۔ ایک عورت مس اورنس کی داڑھی کے بال ساڑھے آٹھ فٹ ناپے گئے۔" (صداقت مرزائیہ ص۹۹)

"ایک عورت کی کمر تک لمبی داڑھی تھی۔ ڈرلیسٹن کے ہسپتال میں ایک عورت فوت ہوئی۔ جس کی گھنی داڑھی اور مضبوط مونچھیں تھیں۔" (ماہنامہ تائید الاسلام جون ۱۹۲۲ء)

(صداقت مرزائیہ ص۹۹)

بقیہ : مسئلہ ختم نبوت

قرآن مجید نے جہاں اللہ تعالیٰ کی توحید و قیامت کے عقیدہ کو ایمان کا جزو قرار دیا وہاں انبیاء اور رسل کی رسالت کا اقرار بھی لازمی قرار دیا انبیاء کرام کی نبوتوں کا ماننا اور ان پر عقیدہ رکھنا ایسے ہی اہم اور ضروری ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ کی توحید لیکن قرآن کو اول سے آخر تک دیکھ لیا جائے جہاں کہیں بھی نبوت کا اقرار کرایا گیا ہے اور جس جگہ وحی کو ہمارے لئے ماننا لازمی قرار دیا گیا ہے وہاں صرف انبیاء سابقین کی نبوت و وحی کا ذکر ملتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت حاصل ہو اور اس پر خدا کی وحی نازل ہو اس کا کہیں کسی جگہ ذکر نہیں ملتا نہ اشارۃً نہ کنایۃً۔ حالانکہ انبیاء سابقین کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بشر کو نبوت عطا کرنا مقصود ہوتا تو اس کا ذکر زیادہ لازمی تھا اور اس پر تنبیہ کرنا از حد ضروری تھا کیونکہ پہلے انبیاء کرام کی وحی تو گذر چکی۔ امت محمدیہ کو تو آنحضرت کے بعد نبوت سے واسطہ پڑنا تھا۔ نگران کا نام و نشان نہ ہونا اور ختم نبوت صاف لفظوں میں بیان فرمانا اس امر کی صاف اور روشن دلیل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخصیت کو نبوت اور رسالت عطا نہ کی جائیگی اس لئے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے منکرین ختم نبوت کی ایسی سرکوبی کی کہ قیامت تک آنے والی نسلیں اسے یاد رکھیں گی۔ دعا ہے کہ رب العزت ہمارے حکمرانوں کو بھی سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آپ کے مسائل کا جواب

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

قربانی کا مسئلہ

فاروق خان: سیالکوٹ کینٹ

س: ایک شخص جماعت میں اس وقت داخل ہوا ہے جبکہ امام قرأت شروع کر چکا ہے تو کیا اس کو ثناء پڑھنی چاہیے۔

ج: نہیں، بلکہ خاموش رہے، ثناء کا وقت قرأت شروع ہونے سے پہلے ہے۔ بعد میں نہیں۔

س: ایک شخص اکیلا فرض نماز پڑھ رہا ہے۔ پہلی دو رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد بسم اللہ پڑھ کر کوئی اور سورۃ شروع کرے گا بعد کی دو رکعتیں خالی ہیں اگر غلطی سے بسم اللہ پڑھ لے تو کیا سجدہ سہو واجب ہے کہ نہیں۔

ج: اس سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا۔

س: قربانی کا مسئلہ یہ ہے کہ میں نے سنا ہے کہ اگر اپنے کسی مرحوم عزیز کے نام سے قربانی کرنا چاہیں تو پہلے اپنے نام سے قربانی کریں کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ ایک سال تو میں اپنے نام سے قربانی کر دی دوسرے سال کسی عزیز کے نام سے قربانی کر سکتا ہوں یا جب بھی اپنے مرحوم عزیز کے نام سے قربانی کرنا چاہوں تو ساتھ مجھے اپنے نام سے بھی قربانی کرنی پڑے گی۔ اگر اتنی گنجائش نہ ہو تو

ج: اگر آپ کے ذمہ قربانی واجب ہو تو اپنی طرف سے کرنا ضروری ہے۔ بعد میں گنجائش ہو تو مرحوم کی طرف سے بھی کر دیں۔ اور اگر آپ کے ذمہ قربانی واجب نہیں تو مرحوم کی طرف سے کر سکتے ہیں، اپنی طرف سے خواہ نہ کریں۔

مزار پر پیسے کا دینا

سنبر علی شاہ، کراچی۔

س: میں جس روٹ پر گاڑی چلاتا ہوں اس راستے میں ایک مزار آتا ہے۔ لوگ مجھے پیسے دیتے ہیں کہ مزار پر دے دو۔ مزار پر پیسے دینا کیسا ہے۔

ج: مزار پر جو پیسے دیئے جاتے ہیں اگر مقصود وہاں کے فقراء و مساکین پر صدقہ کرنا، تو جائز ہے اور اگر مزار کا نذرانہ مقصود ہوتا ہے تو یہ ناجائز اور حرام ہے۔

اغوا شدہ لڑکی سے نکاح

منظور احمد، ملتان

س: کسی شخص نے کسی بالغ لڑکی کو اغوا کر کے دو گواہ کی موجودگی میں مہر مقرر کر کے نکاح کر لیا ہے۔ جب کہ یہ نکاح دونوں کے والدین و رشتہ دار حضرات کے لئے بدنامی کا باعث ہے۔ نیز دونوں ہم کفو بھی نہیں۔ کیا یہ نکاح ہوا یا نہیں۔

ج: دوسرے ائمہ کے نزدیک تو ولی کی اجازت کے بغیر نکاح ہوتا ہی نہیں۔ اور ہمارے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک کفو میں تو ہو جاتا ہے۔ اور غیر کفو میں دو روایتیں ہیں فتویٰ اس پر ہے کہ نکاح نہیں ہوتا۔ اس لیے اغوا شدہ لڑکیاں جو غیر کفو میں والدین کی رضامندی کے بغیر نکاح کر لیتی ہیں۔ چاروں فقہائے امت کے متفق یہ قول کے مطابق ان کا نکاح باطل ہے۔

س: حکومت پاکستان کے عائلی قوانین کی رو سے اگر ایک بالغ لڑکی اور لڑکا مع سرٹیفکیٹ اور کورٹ سرٹیفکیٹ حاصل کر کے بغیر والدین و رشتہ دار حضرات کی رضامندی کے غیر کفو میں نکاح کر سکتے ہیں۔ یہ ان کا قانونی حق ہے۔ آیا ایسا نکاح صحیح ہو گا یا نہیں۔

ج: عائلی قوانین کی کئی دفعات اسلام کے خلاف ہیں، اور غیر اسلامی قانون کے مطابق عدالتی فیصلہ شرعی نقطۂ نظر سے کالعدم متصور ہوتا ہے۔ اس لیے ایسے نکاحوں کا بھی وہی حکم ہے جو اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

س: فجر کی نماز کے بعد مکروہ وقت کتنا ہے جو وقت طلوع آفتاب کو نقشہ اوقات صلوٰۃ

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

میں لکھا ہوا ہے۔ مکروہ وقت اس سے ۱۰ منٹ پہلے اور دس منٹ بعد تک رہتا ہے۔ یعنی کل ۲۰ منٹ یا پانچ منٹ پہلے یا پانچ بعد یا کم بیش۔ آپ برائے مہربانی وقت کا تعین فرمادیں۔ جزاکم اللہ

ج: نقشوں میں طلوع آفتاب کا جو وقت لکھا ہوتا ہے۔ وہ عین وقت طلوع کا ہے۔ اس کے بعد جب تک سورج کی زردی قائم رہے نماز پڑھنا جائز نہیں۔ اس کا اندازہ پندرہ بیس منٹ ہو سکتا ہے۔

خواب کی بنا پر مزار کا بنانا

محمد فاروق، لاڑکانہ

س: مولانا صاحب! ہمارے قصبہ سے کوئی ایک میل دور ایک کھیت میں ایک پیر صاحب دریافت ہوئے ہیں۔ وہ ایسے کہ ایک نے خواب میں دیکھا کہ پیر صاحب کہتے ہیں کہ فلاں جگہ پر میرا مزار بناؤ لوگوں نے مزار بنا دیا آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ اس مزار پر روزانہ تقریباً ۲۰ سے زائد آدمی دعا مانگنے آتے ہیں جس مالک کی یہ زمین ہے وہ بہت تنگ ہے اور کہتا ہے کہ میری زمین سے یہ جعلی مزار ہٹاؤ لیکن وہ نہیں ہٹاتے۔ آپ بتائیں کہ اس کا کیا حل ہے۔

ج: ایک عورت کے کہنے کی بنا پر مزار بنا لینا بدعقلی ہے۔ زمین کے مالک کو چاہیے کہ وہ اس کو ہموار کر دے اور لوگوں کو وہاں آنے سے روک دے۔

بالغہ لڑکی کا اپنی مرضی سے نکاح کرنا

عبدالرزاق، راولپنڈی۔

س: کوئی بالغ لڑکی اپنی مرضی سے ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح کسی لڑکے سے کر سکتی ہے۔

ج: والدین کی اجازت کے بغیر جو نکاح کیے جاتے ہیں عموماً وہ غلط ہوتے ہیں۔ ولی کی اجازت کے بغیر اگر لڑکی غیر کفو میں نکاح کرلے تو منعقد نہیں ہوتا۔

شریعت اور طریقت کا فرق

محمد رفیق، حیدرآباد۔

س: شریعت اور طریقت میں کیا فرق ہے۔

ج: اصلاح اعمال سے جو حصہ متعلق ہے وہ شریعت کہلاتا ہے اور اصلاح قلب سے جو متعلق ہے اسے طریقت کہتے ہیں۔

س: کیا اسلام میں پیرو مرشد ماننا ضروری ہے۔

ج: دین کے احکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کے لیے کسی کامل متبع سنت شیخ سے تعلق ضروری ہے دکاندار پیروں کے چکر میں آدمی کو نہیں پڑنا چاہیے۔

بچپن میں نکاح

ام م الف حیدرآباد

س: لڑکے اور لڑکی شادی ان کے والدین نے بچپن میں کر دی تھی یعنی اس وقت لڑکی کی عمر ۸ سال اور لڑکے کی عمر ۱۰ سال تھی اب اگر بالفرض لڑکی بالغ ہونے پر لڑکے کے ساتھ جانے پر انکار کر دے تو کیا نکاح باطل ہو جائے گا اور کیا لڑکی کے انکار کرنے ہی سے طلاق واقع ہو جائے گی۔ یا لڑکے کو باقاعدہ طلاق دینا ہوگی۔

ج: لڑکی کے انکار سے نکاح ختم نہیں ہوا۔ لڑکے سے طلاق لینا ضروری ہے۔

۹ محرم کا مسئلہ

خان، کراچی۔

س: فیکٹری مالکان ۹ محرم الحرام کو کارخانہ چلانا بند کر دیتے ہیں۔ آپ بتائیں کہ ۹ محرم کو کام کرنے کی حدیث کی رو سے اجازت ہے یا نہیں۔ کچھ مزدور کہتے ہیں کہ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۹ محرم کو شہید ہوئے تھے اس لیے کام نہیں کرنا چاہیے۔ برائے مہربانی جواب دیں۔

ج: ۹ محرم کو کام کرنے کی اجازت ہے۔ سوگ تین دن کا ہوتا ہے۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو شہید ہوئے تو ساڑھے تیرہ سو سال گذر چکے ہیں۔ واللہ اعلم

اہل کتاب سے نکاح کا مسئلہ

عبداللہ، کراچی

س: کوئی مسلمان مرد و زن اہل کتاب سے ازروئے قرآن و حدیث نکاح کر سکتا ہے یا کہ نہیں۔ جب کہ اہل کتابیہ اپنے مذہب پر قائم رہنے پر مصر ہو

ج: اہل کتاب یہود و نصاریٰ کو کہتے ہیں۔ کسی مسلم خاتون کا نکاح کسی کتابی مرد سے نہیں ہو سکتا ہے۔ مگر کتابیہ عورت کا نکاح مسلمان مرد سے ہو سکتا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اولاد کے بگڑنے کا اندیشہ نہ ہو۔ اگر یہ اندیشہ ہو کہ عورت اولاد کو اپنے مذہب پر کرلے گی تو ایسی عورت سے نکاح جائز نہیں۔ واللہ اعلم

خون کا عطیہ

محمد فیصل عثمان

س: کیا خون کا عطیہ دینا جائز ہے یا نہیں

ج: کسی کی جان بچانے کیلئے خون کا عطیہ دینا جائز ہے

بزم ختم نبوت

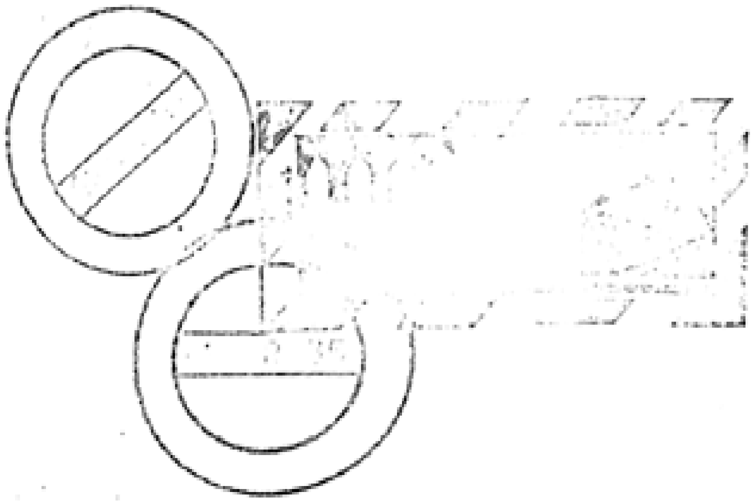

یہ رونا سارے زمانے کا ہے

قادیانی گروہ کے بارے میں جب کوئی علمی، تاریخی، مجلسی، سیاسی بات کہی جاتی ہے۔ قادیانی گروہ کے بولنے سے قبل ہی ہمارے جنت کرم فرما دانشور، اور مفکرین نیل پڑتے ہیں کہ یہی ملا کا فرمان ہے، اور دور کہتے ہیں کہ اسلام بیچارے کیا جانے" یا یہ کہ ملا لوگوں کا کام ہی ہے کہ وہ ایسی باتیں کرے۔ مثال کے طور پر جب تحریک پاکستان کا ذکر آتا ہے اور اس کے حق میں اعانت و نفرت کرنے والوں کی بات کی جاتی ہے اور اس کے مخالفوں اور الگ ہو جانے والوں کے خواب کو پاش پاش کیا جاتا ہے تو فوراً کہہ دیا جاتا ہے کہ جی قادیانیوں نے بھی پاکستان کی حمایت کی تھی۔ مگر معلوم نہیں ان کے وہ اقوال وعقائد جن سے ان کی کتب بھری پڑی ہیں دیکھنے کی زحمت کیوں گوارا نہیں فرماتے؟ ابھی پچھلے دنوں چوہدری ظفر اللہ خان آنجہانی ہو گئے تو فوراً ہی ایک صاحب بول پڑے کہ جی ان کی خدمات بہت ہیں اور انہوں نے تحریک پاکستان میں بھی خدمت انجام دی ہے اگر موصوف کے اس بیان کی اگر تردید کوئی مولوی یا عالم کرتا تو جھٹ سے طعنہ دیا جاتا۔ اس پر آوازیں کسی جاتیں۔ اسے طنز و تشنیع کا نشانہ بنایا جاتا۔ مگر ان کے بولنے سے پہلے ہی پاکستان کی نامور شخصیت یحییٰ بختیار صاحب بول پڑے کہ

سر ظفر اللہ خان نے تحریک پاکستان کے سلسلے کوئی خدمات سرانجام نہیں دیں اور اس اعتبار سے وہ قائداعظم کے ساتھی بھی نہیں تھے۔ مسٹر حنیف رامے کے بیان کی تردید کرتے ہوئے انہوں نے ایک انٹرویو میں کہا کہ جب قائداعظم نے مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ انگریز کے عطا کردہ خطاب واپس کر دیں تو ظفر اللہ خان نے سر کا خطاب واپس کرنے سے انکار کر دیا تھا اور بحیثیت پاکستان کے وزیر خارجہ کے طور پر انہوں نے یہ خطاب اپنے پاس رکھا یحییٰ بختیار نے کہا کہ مسٹر ظفر اللہ خان نے بعض شعبوں میں خدمات انجام دی ہوں گی مگر تحریک پاکستان میں سر ظفر اللہ خان نے کچھ نہیں کیا۔ روزنامہ وطن لندن ۱۲ ستمبر ۸۵ء بروز جمعرات)

اب یہ بات کسی مولوی یا عالم نے نہیں کہی ہے اس لیے کہا جا سکتا ہے کہ حضرات علماء کرام جو پہلے سے کہتے چلے آ رہے ہیں کہ قادیانیوں نے تحریک پاکستان کے سلسلے میں اس کی مخالفت کے طور پر جو گھناؤنا کردار ادا کیا ہے وہ بالکل حقیقت پر مبنی ہے۔ اس لحاظ سے یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ یہ رونا صرف کسی اکیلے کا رونا نہیں بلکہ پورے چمن اور زمانے کا رونا ہے ــــ مانتے جس کو نہ تھے لیجئے پہنچے وہاں ــ

(حافظ محمد اقبال رنگونی۔ مانچسٹر)

اسلام اور اسکی برکتیں

دین اسلام اندھیروں کی دنیا میں روشنی کا سورج بن کر طلوع ہوا۔ عرب پر صدیوں سے چھائی ہوئی تاریکی چھٹنی کے اس آفتاب سے دور ہوئی۔ جو پہلوئے آہستہ سے ابھرا۔ اسلام سے پہلے کتنے ہی دین اس دنیا میں آ چکے تھے، لیکن دین کی تکمیل باقی تھی۔ اسلام ایک مکمل دین بن کر آیا۔ اور قرآن حکیم کی صورت میں دنیا کو زندگی کا ایک دستور حاصل ہوا۔ کہ جس میں زندگی کے مسئلہ کا حل موجود ہے۔ اسلام کے پانچ ارکان دین انسانی زندگی کو کامیاب اور کامل بنانے کے لیے بے مثال ذرائع ثابت ہوئے۔ ان پانچوں پر عمل کرکے مسلمان ایک مثالی انسان بنا۔ اور ہر رکن میں انسانی زندگی کے لیے بے شمار فلاحی پہلو پوشیدہ ہیں۔ توحید کہ جیسے اللہ تعالیٰ کی واحدانیت کو تسلیم کرنا۔ دل کو ایک ایسا سکون دیتا ہے۔ جو کہ کسی دنیوی سہارے سے حاصل ہونا ممکن نہیں پھر اس کے ساتھ اس کے رسول خاتم النبیین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا۔ ہمارے لئے نیکیوں اور رحمتوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب خاتم الانبیاء آقائے دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اخلاق کا کامل نمونہ بن کر آئے تھے۔ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ان کی رسالت کا اعتراف کرنے کے بعد ان کے اسوۂ حسنہ پر چلنا۔ ہماری زندگی میں صفائی پاکیزگی اور نظم پیدا کیا۔ نماز کے بے شمار

باقی ص ۱۸ پر

تعارف و تبصرے

نئی مطبوعات

مولانا منظور احمد الحسینی

خلافت صدیق اکبرؓ اور ختم نبوت صفحات: ۹۳
تالیف: حافظ رضا احمد دیوبندی قیمت: ۱۰ روپے
ناشر: الفضل حق لائبریری ظاہر پیر ضلع رحیم یار خان

ختم نبوت کا مسئلہ اسلام کا بنیادی جزء ہے اس مسئلہ کی قرآن و حدیث اور اجماع کے علاوہ عملی دلیل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت ہے۔ خلافت صدیق اکبرؓ کو ماننا درحقیقت ختم نبوت کا اقرار ہے اور نبوت کو جاری ماننے کا عقیدہ رکھنا گویا خلافت صدیقیؓ کا کھلم کھلا انکار ہے۔

مسیلمہ کذاب سے لے کر مسیلمۂ پنجاب مرزا قادیانی علیہ ما علیہ تک جتنے بھی مدعیان نبوت کاذبہ گزرے ہیں یا جتنے بھی آئندہ اس قسم کے "دجال" آئیں گے سب کا مشترکہ ہی ایک نقطہ ہے کہ آنحضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اجراء خلافت نہیں بلکہ اجراء نبوت ہے۔

یہی بات قادیانیوں کے موجودہ سربراہ (جو آج کل پاکستان سے راہ فرار اختیار کر کے اپنے آقایان ولی نعمت کی گود میں بیٹھا ہوا ہے) نے اپنے جیبیں قادیانی سالانہ جلسہ ۵ تا ۷ اپریل ۱۹۸۵ء منعقدہ لندن کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہی کہ

"عقیدہ ختم نبوت ایمان کے بنیادی ارکان میں شامل نہیں"

(جنگ لندن ۱۰ اپریل ۸۵ء بحوالہ قادیانی آرگن ہفت روزہ لاہور، لاہور ۲۰ اپریل۔ جلد نمبر ۳۴، شمارہ نمبر ۱۶)

جس طرح خلافت نبوی (حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت) کے انکار کی وجہ سے مسیلمہ کذاب مع اپنے ساتھی ہزاروں چیلوں کے واصل جہنم ہوا حضرت آدم علیہ السلام کی خلافت کے انکار کی وجہ سے ابلیس (شیطان) ملعون و مردود قرار دیا گیا بعینہٖ اسی طرح آج کے دور کے مسیلمۂ پنجاب کے اذناب بھی خدا کے ازلی و ابدی قانونی گرفت سے ہرگز نہ بچ سکیں گے۔

زیر تبصرہ کتاب میں مسیلمہ کذاب سے لے کر مسیلمۂ پنجاب مرزا قادیانی تک مدعیان نبوت کاذبہ کی تلبیس اور دجل و فریب کا نہایت ہی تیز اور خوب صورت نشتر سے کامیاب پوسٹ مارٹم کیا گیا ہے اور ساتھ ہی بانی تحریک ختم نبوت سیدنا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے عظیم الشان کارناموں کو بڑے سلیقے سے بیان کیا گیا ہے۔ منکرین ختم نبوت پر کاری ضرب کے لیے آپ بھی اس کا اپنی پہلی فرصت میں مفصل مطالعہ فرمائیں۔

کلام: خواجہ عزیز الحسن مجذوب قدس سرہٗ
انتخابات و تشریح: صوفی محمد اقبال قریشی
صفحات: ۸۰
قیمت: دو روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کرنے پر مل سکتی ہے۔

حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوب قدس سرہٗ خلیفہ حضرت تھانویؒ اس دور کے عارف حقانی تھے آپ کی ساری زندگی کا خلاصہ وہ زمانہ ہے جو آپ نے اپنے شیخ و مربی حکیم الامت مولانا تھانوی نور اللہ مرقدہٗ کی صحبت میں گزارا اور آپ کی مجالس کی پرحکمت اور معرفت الٰہی میں ڈوبی ہوئی باتوں کو اپنے منظوم کلام میں ڈھال دیا۔ یہ حضرت مجذوبؒ کے اسی پرتاثیر کلام کا حسین انتخاب ہے جو صوفی محمد اقبال قریشی صاحب نے نہایت محنت اور عرق ریزی سے مرتب کیا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ مرتب موصوف کی طرف سے ان اشعار کی جو مختصر اور جامع تشریح کی گئی ہے۔ اس نے اس گنجینہ کو نافعیت کے ساتھ ساتھ جاذب نظر بھی بنا دیا ہے۔

" اس کتاب سے استفادے کا مختصر طریقہ حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب مدظلہ نے اس کے پیش لفظ میں لکھ دیا ہے اس پر عمل کیا جائے تو بہت بہتر رہے گا۔ حضرت لکھتے ہیں۔

"حضرت مجذوبؒ کے ان منتخب اشعار صوفیانہ اور ناصحانہ کو اگر سالکین اور ربانی یاد کر لیں تو اپنے نفس کی تہذیب و اصلاح میں ان کو اکسیر اور نہایت مفید اور لذیذ تازیانہ محسوس کریں گے"

امید ہے کہ اہل سلوک اس علمی تحفہ کا بھرپور خیر مقدم کریں گے

جناب چیتنی نبی مرتبہ: شاہ نواز اعوان الحسینی صفحات: ۱۴۴
ملنے کا پتہ: مجلس نوجوانان اہل سنت والجماعت پاکستان پنڈی گھیب۔

اس کتابچہ میں قادیانی دجل و تلبیس سے امت کو آگاہ کیا گیا ہے اس میں قادیانیت کا سیاسی تجزیہ بھی کیا گیا ہے۔

قادیانی کو دفن کرنے کی کوشش ناکام بنادی گئی

برسٹل انگلینڈ (نمائندہ ختم نبوت) یہاں کے قادیانیوں نے ایک قادیانی مردے کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کی کوشش کی جسے وہاں کے غیور مسلمانوں نے مولانا قاری سعید الرحمن اور مولانا محمد اسماعیل رشید کے تعاون سے ناکام بنادی۔

اقوام متحدہ کے ذیلی کمیشن سے احتجاج

مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے ناظم اعلیٰ جناب بابڑا محمد یعقوب باوا اور ناظم نشریات مولانا منظور احمد الحسینی نے اقوام متحدہ کے ذیلی کمیشن سے قادیانیت کے حق میں قرارداد پاس کرنے پر شدید مذمت کی ہے۔

ربوہ میں قادیانیوں اجتماعات پر پابندی لگانے کا مطالبہ" اور قادیانیوں کی تنظیم لجنہ کو اجتماع کی اجازت دینے پر اظہار افسوس"

ربوہ (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ کے رہنماؤں مولانا عبدالواحد صاحب مولانا خدا بخش قاری شبیر احمد عثمانی نے ۲۸، ۲۹ ستمبر کو قادیانیوں کی تنظیم لجنہ اماء اللہ کو اجتماع منعقد کرنے اور لاؤڈ سپیکر کے استعمال کی اجازت دینے پر زبردست احتجاج کرتے ہوئے انتظامیہ سے رابطہ قائم کیا مقامی انتظامیہ نے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں معلوم نہیں ہے کہ قادیانیوں کو سپیکر استعمال کرنے کی اجازت کس نے دی ہے آر ایم صاحب ربوہ نے ان رہنماؤں کی موجودگی میں ایس ایچ او صاحب سے ٹیلیفون پر دریافت کیا تو ایس ایچ او نے کہا کہ ہمیں کوئی پتہ نہیں ہے حالانکہ لاؤڈ سپیکر کی آواز دور دور تک سنائی دے رہی تھی مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ کے رہنماؤں نے انتظامیہ کے اس رویہ پر افسوس کا اظہار کیا ہے اور کہا کہ یہ مرزائیت نوازی کا منہ بولتا ثبوت ہے ان رہنماؤں نے صدر پاکستان، وزیر اعظم صاحب پاکستان اور وزیر اعلیٰ صاحب پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کے اجتماعات پر پابندی لگائی جائے

خبارِ ختم نبوت

م علیاقت علی خاں کی طرف سے قادیانیوں کی حمایت کرنا افسوسناک ہے

نوں کو قادیانیوں کی سازشوں سے ہوشیار رہنا چاہئے

کراچی (اپ ر) مولانا محمد عثمان الورسی نے ایک بیان میں ہے کہ گزشتہ دنوں بیگم اختر میر کو انگریزی میں ایک ... شدہ ... ک سے موصول ہوا۔ جس میں بیگم لیاقت علی خان کی جانب قادیانیوں سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے ان کو بہت ... ام، تحریک پاکستان کا ہیرو اور ظفراللہ قادیانی کو خراج تحسین ... تے ہوئے علماء کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے ... سے بچ کر قادیانیوں کے استحصال پر قیدو بند پریشان ... بھی ہونے کے واقعات بھی چار ماہ بعد یاد آگئے ہیں، آخر ... انسانی حقوق کی آڑ میں بھر پور یقین اور تحفظ کی اپیل بھی ... ہی ہیں۔ محترمہ بیگم صاحبہ آپ نے اسی شائع شدہ بیان ... اپنے آپ کو اپوا کا بانی بھی لکھا ہے۔ براہِ مہربانی ... بتائیں کہ آپ کے اپوا یعنی آل پاکستان وومن ایسوسی ایشن ... داری حقوق نسواں ہے۔ کیا قادیانیت نسوانیت سے تعلق رکھتی ہیں۔ جن کے حقوق اور ہمدردی کے لئے آپ ... یہ مراسلہ جاری کیا یا پھر آپ کوئی عالم دین یا مصلح قوم ... ہیں جو عوام کو نصیحت اور اپیل کررہی ہیں۔ ظالموں کی حمایت ... ہمدردی کے لئے۔ قادیانی گروہ کو آپ نہیں۔ آپ کے ... ہم شوہر جناب خان لیاقت علی خان مرحوم جانتے تھے۔ اور ... جو بھی ان کا صفایا کرنے والے تھے۔ کہ ایسے ہی لوگوں ... جو سے شہید ہوگئے۔ کلمہ طیبہ کے بیج کا ان کو استعمال کا کوئی ... حق نہیں ہے کیونکہ قادیانی گروہ خارج از اسلام ہے۔ جیسے عیسائی، یہودی، ہندو، مسلمانوں کے مذہبی ... کو استعمال نہیں کرسکتے اور امریکہ، فرانس میں کمیونسٹ اپنے نظریات اور عقائد کا پرچار نہیں کرسکتا۔ روس، چین میں امریکی نظام پر بات چیت اور اشاعت پر پابندی ہے۔ غیر فوجی فوجی نشان اور تمغہ وغیرہ استعمال نہیں کرسکتا۔ اسی طرح کلمہ مسلمانوں کا عقیدہ اور نشان ہے۔ جسے کوئی غیر مسلم ہرگز استعمال نہیں کرسکتا۔ جبکہ وہ کافر اور مرتد شرعی اور قانونی بین الاقوامی سطح پر ظاہر ہو چکا ہو۔ آپ کو معلوم نہیں ظفراللہ قادیانی کی وجہ سے تقسیم ملک کے وقت گورداسپور، بٹالہ اور کشمیر پاکستان کو نہ مل سکا۔ ظفراللہ وہی ہے۔ جس نے بانی پاکستان کا جنازہ پڑھنے کا انکار کردیا تھا۔ آپ کہاں سے بے وقت ہمدردی کیوں ہوئی جبکہ یہ لوگ پاکستان اور اسلام کے خلاف محاذ آرائی کرتے رہے ہیں۔۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے۔ کہ یہ کسی کے وفادار نہیں آپ نے قادیانی اقلیت کو پاکستان تحریک میں جاں نثار ظاہر کیا ہے۔ مگر معاملہ برعکس ہے۔ ہر قادیانی اور قادیانی نواز علماء پر الزام تراشی اور علماء پر تنقید اور ان کو مجرم قرار دیتا ہے۔ اور یہی ان کی بڑی علامت ہے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، مولانا ظفر احمد عثمانیؒ، مولانا مفتی محمد شفیعؒ، مولانا احتشام الحق تھانویؒ پاکستان کے بانیوں میں سے تھے۔ تاریخ پاکستان اور اسلام سے آپ کی ناواقفی پر تعجب ہے۔ قادیانیوں کی سازشوں سے بے خبری اور ہمدردی پر مذمت!

بقیہ : اداریہ

بکہ مجبوری سے ، ہم پھر یہ کوشش کریں گے کہ جلد سے جلد تر متحد ہو جائیں ۔"

(الفضل ۱۷، مئی ۱۹۴۷ء)

چنانچہ قیام پاکستان سے لے کر اب تک قادیانی پاکستان کے وجود کو ختم کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ مشرقی پاکستان کے سقوط میں ایم ایم احمد قادیانی کا سب سے بڑا ہاتھ ہے۔ اور مرزا طاہر لندن میں بیٹھ کر پاکستان کو جلی کٹی سنا رہا ہے۔ اور پاکستان میں افغانستان جیسے حالات پیدا کرنے کی دھمکیاں دے رہا ہے۔ یہ تمام حقائق ارباب اقتدار کے علم میں ہیں، اب اسے ہماری بدقسمتی کے سوا کیا کہا جائے کہ ان تمام حقائق کے باوجود ڈاکٹر محبوب الحق جیسے بزرجمہر، مار آستین قادیانیوں پر کامل اعتماد کا اظہار فرما رہے ہیں، انہیں بڑے بڑے مناصب پر فائز کیا جا رہا ہے۔ اس کا نتیجہ اس کے سوا کیا ہو گا کہ:

ع این عقیلیں ارکان دولت ملک را ویران کنند

اس خبر میں قادیانیوں کے لئے بھی عبرت کا ایک پہلو موجود ہے۔ اور وہ یہ کہ کسی زمانے میں مرزا محمود ہوا کے گھوڑے پر سوار ہو کر یہ اعلان کرتا تھا۔

"وقت آنے والا ہے جب لوگ (مخالفین و منکرین) مجرموں کی حیثیت سے ہمارے پیش ہوں گے جس طرح فتح مکہ کے موقعہ پر قریش مکہ حضور کے سامنے پیش ہوتے تھے"

(۱۹۵۱ء کے سالانہ جلسہ میں مرزا محمود کی تقریر)

"۱۹۵۲ء کو گذرنے نہ دیجئے جب تک احمدیت کا رعب دشمن اس رنگ میں محسوس نہ کرے کہ اب احمدیت مٹائی نہیں جا سکتی۔ اور وہ مجبور ہو کر احمدیت کی آغوش میں آگرے"

(الفضل ۱۶ جنوری ۱۹۵۲ء)

"مرزا محمود نے کوئٹہ میں جو تقریر کی وہ نہ صرف نامناسب بلکہ غیر مآل اندیشانہ اور اشتعال انگیز تھی، انہوں نے اپنے پیروؤں کو ہدایت کی کہ تبلیغ احمدیت کے پروپیگنڈہ کو تیز کر دیں تاکہ ۱۹۵۲ء کے آخر تک پوری مسلم آبادی احمدیت کی آغوش میں آجائے۔ ظاہر ہے کہ اس سے مسلمانوں کا مشتعل ہونا لازمی تھا۔"

(منیر انکوائری رپورٹ صفحہ ۲۸)

کہاں وہ وقت تھا کہ مرزا محمود لہو سے پاکستان کو قادیانیت کی آغوش میں گرانے اور پاکستان پر حکومت کرنے کے خواب دیکھ رہا تھا۔ کہاں یہ وقت کہ مرزا طاہر پاکستان سے مفرور ہو چکا ہے۔ اور اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے کمیشن کو "بچاؤ بچاؤ" کی دہائی دے رہا ہے۔ **فاعتبروا یا اولی الالباب۔**

بقیہ : خصائل نبوی

قرض لے لے جب میرے پاس ہو گا میں ادا کر دوں گا یہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عام عادت شریفہ تھی اور رمضان المبارک کے اس وقت کا تو کیا پوچھنا کہ وہ مالک الملک کی طرف سے افضل البشر کے پاس افضل الکلام افضل ترین اوقات میں فرشتوں کے لے کر آنے کا وقت تھا اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی تھی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالیٰ شانہٗ کے اخلاق کے ساتھ کمال درجہ متصف تھے کہ اصل کمال عادت الٰہیہ کے ساتھ متصف ہونا ہے اور حق تعالیٰ شانہٗ کے یہاں اس ماہ مبارک میں جس قدر رحمت وانعام کے دروازے کھلتے ہیں۔ ان کا کچھ نمونہ دیکھنا ہو تو بندہ کا رسالہ فضائل رمضان دیکھو

بقیہ : مدعی نبوت

اور بیٹیوں سے عقد نکاح بھی جائز کر دیا تھا۔ انجام کار بعض غیرت مند شرفاء اسلام نے اور ناموس اسلامی سے مجبور ہو کر اس کی ہلاکت کے درپے ہوئے اور ۲۴۳ مع میں اس کو جام زہر پلوا کر قصر عدم میں پہنچا دیا علی بن الفضل کا فتنہ انیس سال تک پھیلا رہا (ملاحظہ ہو مذاہب اسلام بحوالہ مذمتہ ابلیس وغیرہ اماضیں جلد اول صفحہ ۳۰ و کتاب المختار و کشف الاکرار بجوہری)

لیکن تعجب یہ ہے کہ صنعاء کے حکام نے انیس سال تک اس سے کیوں تعرض نہ کیا؟ اور لوگوں کے متاع ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے اسے اتنا طویل عرصہ کیوں کھلا چھوڑ دیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی تو نصاریٰ عملداری میں تھے۔ اس لئے ان کے لئے دار دنیا میں اپنے دعووں اور زندقہ شعاریوں کا کوئی عاجل خمیازہ بھگتنے کا کوئی موقع نہ تھا لیکن جائے تعجب ہے کہ کوئی شخص اسلامی قلمرو میں رہ کر دس پندرہ برس سے زیادہ مدت تک ملت حنیفی میں رخنہ اندازیاں کرتا رہے اور خدا کی عاجز مخلوق پر رحم کر کے اس کو اس کے شر سے نہ بچایا جائے۔ جونہی ابن الفضل نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا حکام کا فرض تھا کہ اس کی رگ جان کاٹ کر اسے موت کی نیند سلا دیتے۔ (ماخوذ)

بقیہ : صفحہ ۱۸ سے آگے

وہ سب بدقسمت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سچا مسلمان بننے کی توفیق دے آمین۔ جنہوں نے ان پر عمل کیا۔ اور نبی کریم کو خاتم الانبیاء مانا۔ اور دنیا میں دین اسلام کی تعلیم دی۔ اور حق کی بات کی۔ دین کی اشاعت کی۔ اللہ اور اس کے رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی۔ وہ اس دنیا میں بھی کامیاب رہیں گے۔ اور آخرت میں ان پر کوئی خوف غم نہ ہوگا۔ وہ سیدھے جنت میں داخل ہوں گے۔ اور جنہوں نے قرآن کو نہ مانا۔ ختم نبوت پر ایمان نہ لائے۔ خلفاء راشدین کی پیروی نہ کی۔ وہ قیامت کے دن رب العزت کی قہار ذات کے سامنے کوئی جواب نہ دے سکیں گے۔ اور جہنم کا ایندھن بنیں گے۔ قادیانیو! تم نے ختم نبوت کا انکار کیا ہے۔ اور کافر بن بیٹھے ہو۔ کچھ سوچو ابھی وقت ہے۔ سچے دل سے توبہ کر لو۔ پاک پیغمبر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو۔ ورنہ قیامت کے دن تم جہنم کے ایندھن ہو گے۔ اور اس دنیا میں بھی اپنا بُرا انجام پاؤ گے۔

(محمد ارشد اعوان)

تار کا پتہ
شاہین کراچی

ٹیلیکس
۲۷۱۹

پاک شاہین کنٹینر سروس لمیٹڈ

الحمدللہ پاکستان میں یہ پہلا کنٹینر ٹرمینل ہے جو نجی کاروباری شعبہ میں قائم ہوا ہے ملک کی درآمدات و برآمدات نہایت عمدہ کارکردگی کے ساتھ بذریعہ کنٹینر حمل و نقل ہوتے ہیں جہازراں کمپنیاں اور تاجر ہماری خدمات حاصل کریں۔ کسٹم اور کراچی پورٹ ٹرسٹ کی تمام سہولتیں حاصل ہیں

فون: ۲۷۱۸۴۲، ۲۷۱۸۹۴، ۲۷۱۸۴۰

پاک شاہین
کنٹینر سروس لمیٹڈ

پلاٹ نمبر ۲۴/۲۷ ٹمبر پونڈ کیماڑی کراچی

WEEKLY **KHATME-NUBBUWAT** KARACHI
Registered S. No. 3220

بابِ فردوس کھل گیا ہے

لب محوِ ثنائے مصطفیٰ ہے — یہ لطف و کرم کی انتہا ہے
اے سیدِ انس و جاں تری شاں — حدِ ادراک سے ورا ہے
تو واقفِ سرِّ لامکانی — تو محرمِ ذاتِ کبریا ہے
ہے تیرے خیال کا یہ اعجاز — بابِ فردوس کھل گیا ہے
جنت کی مہک بسی ہے اس میں — جھونکا جو یہاں نسیم کا ہے
اس در پہ ہیں اشکبار آنکھیں — بارانِ کرم کا سلسلا ہے
گلزارِ جہاں میں تیرے انوار — خورشید میں تیری ہی ضیا ہے

جاں اس شہرِ طرب میں نکلے
حافظ یہی دِل کا مدعا ہے

حافظ لدھیانوی